

RECSTERED L0890

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۳۹ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۱۴ اپریل ۱۹۱۱ء | نمبر ۱۵

اخبار کی بہار

دنیا کی کل آبادی میں سے ۱۰۰ کے پیچھے ۲۶ آدمی شاہ جارج پنجم کو اپنے بادشاہ مانتے ہیں۔

جزائر فلپائن میں حال کی آتش فشانی سے پانچ گاؤں بالکل برباد ہوگئے ہیں۔ اور کئی سو جانیں ضایع ہوگئی ہیں۔

انگلستان میں مسٹر اکلیس سب سے بھاری آدمی ہیں وہ جالی جمبو کے نام سے مشہور ہیں۔ اُن کا وزن ۲۶ سٹون ہے جو ۴۰۰ پونڈ کے برابر ہے۔ معمولی آدمی کا وزن ۱۵۰ پونڈ ہوتا ہے۔

جنوبی ویلز میں لیسیلی نامے ایک مکان میں ۱۵۰ ٹن وزنی پہیہ ایجاد ہوا ہے۔ جس کا قطرہ ۲۰ فٹ ہے۔ بیشتیری کی عظیم طاقت اس پہیے میں پائی جاتی ہے۔

مسٹر بیری مجل لیٹ کیسٹر کا باشندہ ۱۰۵ برس کی عمر میں ہے۔ کسی نے اس سے اس بڑی عمر کی راز کی نسبت پوچھا تو اُس نے کہا کہ تھوڑا کھانا اور حسب پیاس پانی پینا یہ اس کی بڑی عمر کا سبب ہے۔ وہ کو کی نشہ استعمال نہیں کرتا۔

ملک فرانس کے مقام بگریٹ میں ایک ایسا شیشہ ایجاد ہوا ہے جو کبھی نہیں ٹوٹتا۔ اور یہ نیا ایجاد ہوا شیشہ چراغ وامانی چمنیوں کے بنانے کے کام میں لایا گیا ہے۔ جو کو ملیاری کی کانوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اس شیشے کی چمک بہت زیادہ ہے۔

ملک سوئٹزرلینڈ میں ہر ایک شخص سپاہی کا ہنر سیکھتا ہے۔ ۲۰ برس کی عمر سے اُس کو ۵۰ دن فوجی ہنر سکھائے جاتے ہیں اور ہر ایک بارہ برس کے بعد ۲ ہفتہ پریٹ سیکھنے میں صرف کرنے پڑتے ہیں۔ اور ۵۰ سال کی عمر میں وہ ریٹائر ہو جاتا ہے۔

امریکہ کے ایک کروڑپتی مسٹر ایڈمن مکلین میں ہوپ ڈائمنڈ نامے نے ایک الماس ۶۰ ہزار پونڈ کو خریدا ہے اس الماس کی نسبت عجیب خبر یہ ہے کہ جن جن کے پاس یہ پہلے رہ آیا ہے۔ اُن سب پر کوئی نہ کوئی مصیبت رہی ہے۔

نیو یارک میں زمین ایسی گراں ہوتی جارہی ہے کہ جو ۱۶۲۶ء میں ۲۴ ڈالرس کو آتی تھی آج وہی زمین ایک عرب ۵ کروڑ روپیہ قیمت پاتی ہے۔

برٹش کی بڑی شاہی مہر ہر ایک نئے بادشاہ کی تخت نشینی پر نئی بنتی ہے۔ اب شاہ جارج پنجم کے لئے بھی نئی بنی ہے۔

بیمہ کمپنی گورنمنٹ ہند عنقریب بیمہ اور امدادی کمپنیوں کی نگرانی رکھنے کے لئے ایک قانون پاس کرنے والی ہے صرف وزیر ہند کی منظوری کا انتظار ہے۔

نئی تصنیفات مسٹر تلک کی جو مانڈلے جیل میں مقید ہیں ایام قید میں گیتا کا انگریزی ترجمہ تیار کیا جو مکمل ہو چکا ہے۔

مقدمات کا خرچ مقدمہ سازش ہوڑہ میں ماہ فروری سرکاری بیرسٹر کو سوا لاکھ روپیہ بطور محنتانہ دیا گیا مقدمہ مدناپور میں جو ایک سال سے چل رہا ہے۔ اس وقت تک سرکار ۳ لاکھ روپیہ ایڈوکیٹ جنرل کو ادا کر چکی ہے۔ اس رقم کے علاوہ ۵ ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ بھی دی جاتی ہے۔

وینکوور (کینیڈا) سے سوودیشی سیوک نامی گورمکھی اخبار چھپتا ہے۔ گورنمنٹ ہند نے اس کے داخلہ کی ہندوستان میں ممانعت کردی

دہرہ دون کے ایک کمسن یتیم بچے نے ایک پیسہ یونیورسٹی فنڈ میں بھیج کر لکھا ہے کہ کئی روز ہیں یہ ایک پیسہ میرے اتفاقیہ ہاتھ لگا۔ اور میں چاہتا ہوں کہ یہ پیسہ اس قومی فنڈ میں جمع کر لیا جاوے۔ بچے کا قومی جوش قابل تعریف ہے۔

ریاست جے پور کے ریلوے اسٹیشن کا بکنگ کلرک اس جرم میں گرفتار کیا گیا کہ اُس نے احمد خاں سوداگر اسٹیشن کی الماری میں چند قیمتی اشیاء چرائیں۔ چنانچہ چار چیزیں اور ایک بوتل اُس کے ٹرنک سے برآمد ہوئیں فی الحال وہ معطل ہے۔ اور ضمانت پر رہا ہے۔

اطراف مدینہ میں سخت مرض چیچک پھیلا ہوا ہے۔ جس سے ۸۰ آدمی مر چکے ہیں (۳۵۴) مریض مختلف شفاخانوں میں زیر علاج تھے۔ جن میں سے ۱۲۵ اب تک شفایاب ہو چکے ہیں۔

مدراس کے ضلع دکھنی کے کنارہ میں جنگلی جانوروں نے ایک اودھم مچا رکھا ہے۔ مویشیوں کو اس قدر نقصان پہونچا ہے کہ گورنمنٹ کو بھی مجبوراً اُن کے ضایع کرانے کی طرف متوجہ ہونا پڑا۔

ناروے کے پارلیمنٹ میں ایک لیڈی پہلے ہی مرتبہ ممبر مقرر ہوئی۔ جب وہ پارلیمنٹ میں آئی تو زور و شور سے مبارکباد دی گئی۔ اور اس پر پھول برسائے گئے

لارڈ کریو وزیر ہند کو اب بالکل آرام ہو گیا ہے۔ امید ہے کہ وہ چند روز میں اپنا کام انجام دینے لگے ہیں۔

ہندوستان میں دربار تاجپوشی کی تاریخ ٹھیک ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء مقرر ہوئی ہے۔

امرت سر کے ایک مسلمان ٹھیکہ دار نے رام مورتی پر نالش کر دی تھی کہ پروفیسر مذکور ایک کھیل دکھانے کا وعدہ کر کے اُسے پورا نہ کر سکے۔ عدالت نے ٹھیکہ دار کو رام مورتی پر دو ہزار تین سو روپے کی ڈگری دے دی ہے۔

تار کی بہار

حدیدہ کا ایک تار مظہر ہے کہ ترکی سپاہ متعین یمن میں ہیضہ پھوٹ پڑا ۲۰ واردات ہوئیں ۱۰ مہلک تھیں

ایران کی پارلیمنٹ نے مالیہ ایران کی اصلاح کے لئے پانچ امریکن مشیران مال کی خدمات باتفاق رائے قبول کی ہیں جن کا بھیجنا ولایات متحدہ نے منظور کر لیا ہے

لنڈن میں چیچک کی بیماری پھیل رہی ہے

پیکن کا ایک تار مظہر ہے کہ چین نے اپنے جواب یادداشت روس میں مقام کا بدو پر ایک روسی قنصل خانہ قائم کرنے کی اجازت دی ہے۔ مگر چائے کی تجارت کے بارے میں بعض بندشیں عاید کی ہیں۔ دوسرے پہلوؤں سے اس نے روس کی کاروبار کی پوری آزادی بخشی ہے لیکن ساتھ ہی تجارتی محصولات کا سوال بھی اٹھا دیا ہے۔

بمبئی میں ایک ہوائی جہاز ریل کی سڑک پر اوپر سے نیچے اُتر رہا تھا کہ پرے سے ایک مال گاڑی آ گئی۔ اور جہاز اور ریل میں بڑے زور سے ٹکر ہوئی۔ جہاز کے ٹکڑے اُڑ گئے ہوا باز اگرچہ کے بھی سخت چوٹیں آئیں۔

لاہور کے ریاستہ سکول میں پانچویں جماعت کے اُن طالب علموں سے کوئی فیس نہ لی جاوے گی جن کے والدین کی آمد فی پچاس روپے سے کم ہو گی۔ یہ ہندو بھائیوں نے بڑی اچھی بات کی ہے۔

لکھنؤ میں عنقریب ایک آرٹ سکول کھولا جاویگا

کولمبو سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر بمقام الت گالا ایک کنسٹبل نے پولیس اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو گولی سے مار دیا۔ قاتل نشہ شراب میں تھا۔ جس کو دو روز کی سزا دی گئی تھی۔

مشنری اور کلیسیائی خبریں

آسٹریلیا کی کلیسیا چندہ دینے کے بارے میں ایک نمونہ ہو سکتی ہے۔ دو سال گذرے کہ میتھوڈسٹ چرچ بلارٹ نے ایک اتوار کو ۱۰۵ پونڈ چندہ جمع کیا۔ اور فی الحال ایک اتوار کو ۱۹۸ پونڈ ۱ شلنگ ۵ پنس چندہ جمع ہوا۔ جبکہ خادم الدین نے اعلان کیا تھا کہ ۱۰۰۰ پونڈ کی ضرورت ہے۔ جس کے سبب سے قریب ۳۰۰ پونڈ زیادہ چندہ جمع ہو گیا۔ اعلان دینے کے بعد جماعت کھڑی ہو کر وہ گیت گانے لگی "خدا کی تعریف ہو کہ جس سے تمام برکتیں آتی ہیں"۔ اور چندہ شروع ہوا۔ اور سب سے بڑی رقم جو دی گئی ۱۰۰ پونڈ تھی۔ دیگر تمام کلیسیاؤں کے لئے خصوصاً ہمارے ملک پنجاب کے لئے یہ نمونہ قابل تقلید ہے چندہ دینے میں کشادہ دلی درکار ہے۔ خاصکر بشارت کے کام کے لئے پنجاب کی کلیسیا کی داد و دہش کی از حد ضرورت ہے جس کے نہ ہونے سے کام میں بڑی روک پیدا ہو رہی ہے۔

علاقہ مدراس میں مشن سینٹوریم کے نام سے تپ کے دق مریضوں کے لئے تیس ہزار روپیہ سے ایک مریض خانہ کھولنے کی تجویز ہے جس کا آدھا خرچ گورنمنٹ مدراس دینے کر دیا ہے۔ اور اس کو جاری رکھنے کے لئے دس ہزار روپیہ کا آدھا بھی سرکار دے گی۔

ملکتی فوج میں ۸۰ سال جنگ کے بعد ۵ ہزار افسر پیدا گئے ہیں۔ جن میں سے ایک ہزار ۵۰ سو ہندوستانی ہیں۔ ان کے علاوہ چھ ہزار لوکل افسر ہیں۔

بنگالہ میں حکم دیا گیا ہے کہ تمام آتشیں اسلحہ کا قطعی شمار کیا جاوے جو رعایا کے پاس موجود ہیں۔



فہرست مضامین۔

ایڈیٹوریل نوٹس

مسیح کی بخشش عامہ

نمبر ۲

خدا کی بخشش گنہگاروں کے لئے عام پرکٹ ہونے سے پیشتر نہایت ضروری تھا کہ خدا کے عدل کا تقاضہ پورا ہو۔ کیونکہ ہر ایک حکم عدولی کی سزا ملنی ضرور ہے انسان نے خدا کا حکم توڑ ڈالا۔ ضرور ہے کہ وہ سزا اُٹھاوے اور عدل پورا کیا جاوے۔ لیکن اگر انسان خود گناہ کی سزا اُٹھاتا تو وہ ہمیشہ کے عذاب سے نکل نہیں سکتا تھا بلکہ وہ ہلاک ہوجاتا اور نجات اس کے لئے ناممکن ہوتی پر آلہی ارادے اور حکمت سے وہ انتظام اس مشکل کے حل کرنے کیلئے ٹھہرا کہ جس کے وسیلے سے عدل بھی پورا ہوجاوے اور گنہگار بھی بچ جاوے۔ یعنے انسان کی جگہ ایک آلہی شخص عدل کے ترازو کو پورا کرے اور بنی آدم کا ضامن ہو جاوے۔ اور تمام گنہگاروں کی جگہ مستوجب سزا کو اپنے اوپر لے کر صلیب کے ذریعہ سے اپنی جان قربان کرواے اور گنہگاروں کی پوری سزا اپنی گردن پر اُٹھاوے۔ چنانچہ اس بڑے کام کے پورا کرنے کے لئے خدا کا ازلی کلمہ مجسم ہوا جس کا مختصر ذکر ہم نے گذشتہ نمبر میں لکھا ہے اور شکل انسانی میں گناہ کی پوری سزا اور لعنت جو گنہگار کا حق تھا خود برداشت کی اور ہمارا ضامن کی جگہ کھڑا ہوا اور وہ گنہگار کے عوض گویا "خدا کا مارا کوٹا اور ستایا ہوا تھا" اور اس طرح سے عدل کا ضروری تقاضہ پورا ہوا۔ اور جب عدل راضی ہوگیا اور ہر ایک نافرمانی کی واجبی سزا مل چکی تو اب وہ آلہی شخص چونکہ اپنی اصلی حالت میں بااختیار اور قادر مطلق ہوکر ایک بیتر کی طرح جلال کو پہونچ گیا۔ اب میدان اس کے قبضہ میں رہا اور موقعہ ملا کہ وہ اب اپنی بے نہایت محبت اور شفقت اور باران رحمت کو جس طرح پر چاہے بخشے۔ اس نے محبت اور شفقت سے بھر کر اس انجیل وہ جہان نے بڑی نجات کو سب کے لئے مہیا کر دیا اور اعلان عام دیکر نجات کی راہ گم گشتہ بنی آدم کے لئے صرف ایک ہلکی سی شرط توبہ اور ایمان کی لگا کر مفت بخشی۔ تاکہ کل بنی آدم نجات کی بڑی برکت کو حاصل کر سکیں۔ اور نجات کا چشمہ فیض جاری کر کے اُس کو اپنے مبشروں کے ذریعہ دنیا کے تمام لوگوں کو سنانے کا موقعہ دیا۔ چنانچہ اب تمام دنیا کی قوموں کو یہ مژدہ نجات بخش سنایا جاتا ہے اور جب تمام دنیا میں سنایا جا چکیگا اور سب لوگ اس کی خبر پاچکیں گے تب آخر ہوگا اور وہی آلہی شخص یعنی بادشاہت کا عصا ہاتھ میں لے کر تمام دنیا کی عدالت کے بھاری کام کے واسطے آسمان سے فرشتوں کی فوج کے ساتھ نازل ہوگا۔ اور تخت عدالت پر جلوہ گر ہوکر دنیا کا انصاف اپنی جلالی انجیل کے مطابق کریگا۔ جو اُس نے پیشتر سے دنیا میں مشتہر کروائی تھی۔ اور اس طرح سے خدا کے تمام نوشتے حرف بحرف پورے ہوں گے۔

جس حال میں کہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا ہے تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لاوے وہ ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ اسی طرح سے اُس کا زور آور ہاتھ اور بازو لوگوں کو ہر ایک ملک و قوم سے چُن چُن کر نکال لانے پر قادر ہے۔ اور اگرچہ پہلے پہل اس کے پاک کلام کے سُنانے کا اثر کچھ عرصہ تک ظاہر نہ ہو اور کوئی پھل نظر نہ آوے تو نا اُمید ہوجانا نہ چاہئے۔ بلکہ صبر اور اطمینان سے انتظاری کرنا بہتر ہوگا جس کے بعد نتیجہ ضرور نکلیگا۔ معصر مغزن مسیحی ملک گرینلینڈ کا حال لکھتے ہوئے مطبوعہ یکم اپریل سنہ ۱۹۱۱ء میں ذیل کا بیان شایع کرتا ہے۔ کہ ملک گرینلینڈ میں ایک قوم ہے جو اسکیمو کہلاتی ہے۔ اس کے بیچ میں بہت برسوں سے مسیحی خادمان دین انجیل کی بشارت دے رہے تھے۔ مگر ان لوگوں پر کچھ اثر نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ یہ لوگ مشنریوں کو ستاتے تھے اور ٹھٹھوں میں اڑاتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ وہاں کے بہت سے آدمیوں نے ہنگامہ کیا اور مسیحی خادمان دین کے ڈیرے گرا دیئے۔ اور مشنریوں

پہنچ گیا۔ ان مشنریوں کے نام متھیو سٹاک۔ جان بیک اور فریڈرک بوہنیس تھے۔ جب ان کے دوستوں کو یہ خبر پہونچی تو اُنہوں نے اُن کو لکھا کہ اُن لوگوں کو چھوڑ دو وہ بدذات ہیں۔ اُن کے بچنے کی کوئی اُمید نہیں ہے۔ مگر اُنہوں نے جواب دیا کہ خدا نے ہم کو اس کام کے لئے الگ کیا ہے۔ جس نے ہمیں یہاں بھیجا ہے وہ ہماری محافظت بھی کر سکتا ہے ہم برسوں تک یہاں ٹھہرینگے۔ اور اس کام کو نہ چھوڑینگے۔ اور ان تینوں خادمان دین نے آپس میں عہد باندھا اور دستخط کئے کہ ہم خدا پر توکل کر کے مقدور بھر ملک گرینلینڈ کے لوگوں کو انجیل کی خوشخبری پہونچائیں گے۔ اس کے بعد تین برس اُور گزر گئے مگر انجیل کا کوئی اثر ظاہر نہ ہوا۔ لوگوں کے دل نہایت سخت معلوم ہوتے تھے۔ اور جب کبھی موقعہ ملتا تھا تو وہ مشنری ان کو انجیل کی باتیں بڑی محنت سے سناتے تھے۔ ایک دن کا ذکر ہے۔ کہ جان بیک کی ملاقات کو چند اسکیمو آئے اُنہوں نے میز پر ایک بڑی سی کتاب دیکھ کر پوچھا کہ یہ کونسی کتاب ہے؟ اس میں کیا لکھا ہے؟ جان بیک نے جواب دیا کہ یہ بائبل ہے۔ جسکا ترجمہ میں تمہاری زبان میں کر رہا ہوں۔ بیک صاحب نے ان میں سے ایک آدمی سے دریافت کیا کہ کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے پاس ایک غیر فانی روح ہے۔ جو مرنے کے بعد خدا کے پاس یا نیچے جہنم میں جاویگی؟ اور کتنی دیر تک جان بیک صاحب اس طرح کی باتیں اُسکو سناتے رہے۔ آخر صاحب کے دل میں یہ خیال آیا کہ زبانی بات چیت کے بجائے میں انجیل کے اس ترجمے سے کچھ انہیں پڑھکر سناؤں جس کو میں نے اُن کی زبان میں کر دیا ہے۔ تب اُنہوں نے مسیح کے دکھ کا بیان پڑھکر سنایا جو باغ گتسمنی میں ہوا تھا۔ جیسا کہ لوقا کی انجیل میں مذکور ہے۔

اور جب وہ اس آیت پر پہونچے کہ ”پھر وہ سخت پریشانی میں مبتلا ہو کر اور بھی دلسوزی کے ساتھ دعا مانگنے لگا۔ اور اُس کا پسینہ گویا خون کی بڑی بڑی بوندیں ہو کر زمین پر ٹپکتا تھا“ تو ان میں سے ایک اسکیمو کہ جس کا نام کیرنک تھا اُٹھا اور جان بیک صاحب کے قریب ہو کر دل سے پوچھنے لگا ”کہ یہ کیوں ہوا؟ کیسے ہوا؟ مجھ کو مسیح کے دکھ کا سارا حال بتاؤ اور یہ کیوں اس کو یہ دکھ پہونچا“۔ اس اسکیمو کیرنک نے جب مسیح کے مصلوب ہونے کی وجہ اور کیفیت سُنی تو وہ مسیح کا شاگرد اور غلام ہو گیا۔ اور اس دن سے گویا ملک گرینلینڈ میں روشنی چمکی اور رفتہ رفتہ وہاں کے باشندے مسیحی ہونے لگے۔

بیک صاحب نے جس بائبل کو مسیح کے باغ گتسمنی میں دکھ اٹھانیکا حال پڑھکر سنایا تھا اور جس حال کے سُننے سے اُس کا دل نرم ہوا تھا اور وہ مسیح کی طرف رجوع ہوا تھا وہ بائبل اب لنڈن میں موجود ہے۔ اور جان بیکس بائبل کہلاتی ہے۔

اے ہندوستان کے مسیحی منادو اور اُستادو بیدل مت ہو۔ ملک گرینلینڈ کا حال یاد کرو۔ اور ان تینوں خادمانِ دین کے نمونے کو دیکھو۔ اُن کی مانند عہد باندھو کہ ہم کام کو ہرگز نہ چھوڑینگے۔ خواہ ہماری تحصیل وضلع کے لوگ کیسے ہی سخت دل ہوں۔ اور خواہ انجیل سنانے سے کوئی اثر ظاہر نظر نہ آوے نا اُمید اور مایوس ہونا نہ چاہئے۔ ہمت باندھو۔ وے جو آنسوؤں کے ساتھ بوتے ہیں خوشی سے گاتے ہوئے درو کرینگے۔ وہ جو بیج کا ذخیرہ اُٹھا کے روتا ہوا چلا جاتا ہے۔ پر بے شبہ خوشی کے ساتھ اپنی پولیاں اُٹھائے ہوئے پھر آویگا۔

ناظرین نور افشاں کو واضح ہو کہ لودیانہ میں

جو سالیانہ دوسرا جلسہ کے نام سے میلا ہوا وہ اپنی قسم کا ایک نیا اجتماع تھا ہم نے اسکو سیالکوٹ کنونشن سے کم نہیں پایا۔ کیونکہ جو برکتیں خدا نے سیالکوٹ کی کنونشن میں بخشیں۔ اور لوگوں کو برکت ملی۔ جوش ہوا نئی اُمیدیں اور ارادے ہوئے۔ ویسا ہی اس جلسہ میں ظہور ہوا۔ خاصکر جناب پادری جے۔ این لورمن صاحب کے نہایت پر جوش درسوں نے جو تاثیر سامعین کے دلوں میں پیدا کی وہ دیر تک اپنا اثر رکھیگی۔ حقیقت میں بیدار کرنے والے جلسے صاحب کی زبان سے خدا نے نکلوائے جن کے سننے سے خواب غفلت میں پڑے ہوئے نوجوان اور بوڑھے جگائے گئے ہیں۔ اور اُمید ہے کہ اُنکی زندگیاں چمکینگی اور وہ نئے قسم کی زندگی بسر کرنے کی کوشش کرینگے مسٹر این پیٹر نے اس جلسے کا مفصل حال اور واعظوں کا عمدہ خاکہ کھینچا ہے۔ جو قدرے اخبار کے کسی حصہ میں درج ہوا ہے۔ اور برابر نکلتا رہیگا۔ جس سے وہ صاحبان بھی جو اس جلسہ میں حاضر نہیں ہو سکے فائدہ اُٹھاوینگے۔ خدا سبھوں کو روحانی باتوں میں زیادہ زیادہ ترقی بخشے۔ تاکہ اس ملک میں اس کا جلال ظاہر ہو۔ اور اُس کی بادشاہت کی ترقی ہو۔

مسٹر این۔ بیلی صاحب کلرک ملٹری اکونٹس ڈیپارٹمنٹ کے رشتہ دار اور دوست اس خبر کو سنکر خوش ہونگے کہ صاحب موصوف آئیندہ ماہ کیلئے امریکہ تشریف لے جاتے ہیں۔ وہ ۵ ماہ حال کو جہاز پر سوار ہونگے۔ اُن کا خیال ہے کہ اس سفر سے اُنکی صحت کو جو کچھ عرصہ سے خراب رہی ہے ترقی ہوگی اور ساتھ ہی وہ ولایت کی ہائی مسیحی زندگی کا تجربہ حاصل کرینگے۔ اور واپس آکر زیادہ جوش اور سرگرمی سے خداوند کی خدمت کرینگے۔ خدا اُن کے نیک ارادے کو پورا کرے اور سلامتی کیساتھ واپس





ملک کوریا میں بھی وہاں کے لوگوں میں جو مسیحی ہوگئے ہیں جو جوش اور سرگرمی پیدا ہو رہی ہے مقام سیول میں ۷۰۰۰ والنٹیر کام کرنے والوں نے چھ روز گھر گھر میں جاکر کلام سنانے کی خدمت میں اپنے آپ کو لگایا اور اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دو ہفتوں میں ۷۰۰۰ آدمیوں نے مسیحی ہونے کے لئے درخواستیں دیں۔ اور اب ایسا ہی جوش ہو رہا ہے کہ ۱۳ صوبہ کے دارالخلافوں میں اس طرح کی خدمت انجام دی جاوے۔ عرصہ دو سال کا ہوا کہ ایک مقام نام سنگڈو میں میتھوڈسٹ مشن کی دعا کی مجلس میں ایک لاکھ کے مسیحی ہونے کے لئے دعا کی گئی اور پروٹسٹنٹ مشنری صاحبان بھی اس میں شامل ہوئے۔ اور مرقس کی انجیل کی ۷۰۰۰۰۰ جلدیں تقسیم کی گئیں۔ اور کوریا کے مسیحیوں نے شخصی خدمت کیلئے ۷۰۰۰۰ دن بخشے جن کا شمار ۲۰۰ برس ہوتا ہے۔ اور اس طرح سے بیج بویا گیا۔ اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ تمام شہر اور علاقے میں کلام سنایا گیا اور جگہ بہ جگہ گرجوں میں مباحثیں کی گئیں اور ہزارہا لوگوں نے مسیح کو قبول کیا۔

اور اب یہ تجویز ہو رہی ہے کہ اس سال کوریا کے تمام گھروں میں کلام سنانے کی کوشش کی جاوے۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ایسے جوش سے وہاں خدا کا کام کیا جاتا ہے۔ اور لوگ مسیحی ہوتے جاتے ہیں۔ کاشکہ ہمارے ملک کے مسیحی بھی سرگرم ہو کر اپنے ہندوستانی بھائیوں کے بچانے کے لئے گھر گھر بشارت دینے کا مبارک کام شروع کریں تاکہ وہی برکت یہاں بھی نازل ہو جاوے اور ہزارہا ہزار مسیح پر ایمان لا کر بچ جاویں۔

میونسپلٹی کلکتہ نے منظور کیا کہ جدید سال سرکاری میں ۱۹½ لاکھ روپیہ قرضہ لیا جاوے۔

دینی سوال و جواب

اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

اقول۔ اگر اتفاق سے ایسا ہو گیا تو اس کو خدا کی نصرت کا جوش کہنا اور مثیل موسیٰ ہونے کا دعویٰ کرنا نہایت عجیب ہے۔ اوّل تو منجانب اللہ ہونے کا ثبوت دینا چاہئے اور بعد میں ہم اس بیرونی دلیلوں کو آزمائینگے پر پہلا ثبوت جب تک نہ دیا جاوے۔ یہ دوسری باتوں کو ماننا عقلمندی نہیں ہے۔

قولہ۔ الغرض یہ چھوٹی چھوٹی مہمیں عربوں کے ہاتھ سے تنگ آ کر ان کی نقل و حرکت کے دیکھنے اور وقت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دینے کے لئے اور نیز خوف حملہ آوروں کی سرکوبی کے لئے بھیجی گئیں تھیں اور ان میں خدا تعالیٰ کے زبردست ہاتھ نے ایسے ایسے ہاتھ دکھلائے جو مسلمانوں کے ایمان کی زیادتی کا موجب ہوتے رہے اور اب تک موجود ہیں۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ لٹیروں اور غارت گروں کے ساتھ خدا تعالیٰ کا تعلق ہوتا ہے؟

اقول۔ یہ تو تعجب ہم کو آتا ہے کہ ایسے کام کرنے والوں کے ساتھ خدا کا یہ زبردست ہاتھ سمجھنا ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ ہم نے ایسا فقرہ نہیں لکھا۔ اڈیٹر صاحب نے ایسا لکھ کر ہمارے عوض خود ایسا کہتے ہیں جس کو اب ہم اولٹ کر پیش کر سکتے ہیں۔ اور جواب کے طالب ہوتے ہیں۔ اور اُمید ہے کہ اہل اسلام اس کا جواب درست طور سے دے کر ہمارے تعجب کو مٹائینگے۔

قولہ۔ اب ذی القعدہ کا مہینہ آ گیا تھا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و قریش کے درمیان جو صلح کا معاہدہ حدیبیہ پر ہوا تھا۔ اُسے ایک سال ہو چکا تھا۔ شرائط صلح کے بموجب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حق تھا کہ اب کی مرتبہ زیارت کعبہ سے مشرف ہوں اس لئے آپ دو ہزار صحابہؓ کو ساتھ لیکر عمرہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔

اقول۔ یہی تو وجہ تھی کہ عربوں کے پرانے طریقے کے مطابق محمد صاحب ان رسومات کے مطابق اسلام کو حسب پسند بناتے جاتے تھے جس طرح سے عرب پیشتر کیا کرتے تھے اور ان باتوں کے عادی تھے۔ حضرت نے بھی اُن کو قایم رکھا پر دوسری قسم کی باتوں کو اس میں ملا دیا۔ اور یہ بڑی حکمت اور دانائی تھی۔ اب اسلام کے نئے مذہب کی جڑ کچھ کچھ مضبوط ہونے لگی تھی اور موقعہ تھا کہ وہ لوگ دبے دبائے اب اس نئے مذہب کے جوش و خروش کو دیکھیں اور اُن کا پورا رعب اُن پر چھا جاوے۔

قولہ۔ اور سوائے ایک ایک تلوار کے جو ہر ایک کے نیام میں رہتی تھی۔ اور جس کے رکھنے کی حاجیوں کو اجازت تھی کہ دغا و فریب سے بچنے کے لئے آلات حرب کا کافی سامان علیحدہ ساتھ رکھ لیا تھا۔

اقول۔ کافی سامان کا تمام کھیل ہی تھا۔ یہی تو اسلام کے پھیلنے کا راز تھا۔ اگر اسلامی فوج کسی طرح سے بے پرواہ اور غافل ہو جاتی تو مشکل تھا۔ اس وجہ سے جب ایک مذہب کی رسم ادا کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے۔ تو بھی کافی سامان حرب مہیا کرنا پڑا۔

قولہ۔ مسلمان جب شہر مکہ کے قریب پہونچے تو ان آلات حرب کو حرم شریف کے مقدس نواح سے فاصلہ پر ایک گھاٹی میں رکھ دیا۔ اور دو سو جوان اُس کی حفاظت کے لئے پیچھے چھوڑ دیئے۔

باقی آئندہ

اقتباس

کتابیں زندہ انسان کو چھوڑ جو ہم کو اپنی زبان سے عمدہ عمدہ باتیں اور نصیحتیں سنا سکتا ہے اور مختلف مضامین سے ہمارا دل بہلا سکتا ہے۔ دوسرا درجہ رکھتی ہیں عالم و فاضل لوگوں کا کلام ہم کتابوں کے وسیلے سے پڑھتے اور سنتے ہیں جو اگرچہ زمانے گذرے ہیں کہ دنیا سے رحلت فرما گئے۔ اگرچہ ہم نے اُن کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا شاید وہ ہمارے ملک کے باشندے بھی نہ تھے۔ بلکہ ہزاروں کوس غیر ولائیتوں کے باشندے تھے تاہم وہ کتابوں کے ذریعہ کاغذ کے اوراق میں ہم سے گویا گفتگو کرتے ہیں۔ ہمارے دل کو بہلاتے۔ ہم کو اپنی علمی معلومات سے دلائل پیش کرتے۔ ہم کو بہت کچھ سکھلاتے۔ یہاں تک کہ وہ ہم کو تسلی دیتے۔ خوشی اور راحت دیتے۔ اور اپنے دلوں کو کشادہ کر کے سب قسم کی معلومات سے ہم کو واقف کرتے ہیں۔

نہ صرف یہ بلکہ وہ ہمارے بہت عمدہ مصاحب ہیں۔ اور ہمارے خالی وقت میں ہمارے جی بہلانے والے دوست ہیں۔ بلکہ اعلیٰ درجے کے معاون و مددگار ہیں۔ جو اپنے تجربے کی بڑی باتوں سے ہم کو ہر قسم کی آگاہی بخشتی ہیں۔ جن کی ہم کو اکثر ضرورت پڑتی ہے۔

سی گنگلے

سشن جج باندہ نے منالال سابق پوسٹماسٹر باندہ کو سرکاری غبن کے جرم میں ۲ سال کی قید کی سزا دی یہ شخص ۲ سال سے روپوش اور غالباً متوسطین کسی دوسرے نام سے زندگی بسر کرتا تھا۔ لیکن آخر کار گرفتار ہو کر سزایاب ہوا۔ سرکار انگریزی کا ہاتھ بہت لمبا ہے۔

مراسلات

صلیب کا بہادر

مشورہ

گرانٹ مجلس سے رخصت ہو کر گھر آیا اور اس اہم کام کی نسبت تخلیے میں تدابیر سوچنے لگا۔ آخر کار اُس نے اس بات پر غور کیا کہ اگر میں صلیب بچانے کے بہانہ کسی طرح اپنے آدمیوں کے قید ہونے کی جگہ کا پتہ لگا سکوں تو یہ مناسب ہوگا۔ مگر ساتھ ہی خیال آیا کہ کہیں ایسا نہ ہو میں بھی گرفتار ہو جاؤں۔ کیونکہ بکل بیڈفیلڈ کے جاسوس ہوئلی گنگ کے راہبانہ فرقہ کے لوگوں کو جلد شناخت کر لیتے ہیں۔ اور میں خیال کرتا ہوں کہ بہت کچھ ہماری بول چال پر منحصر ہے۔ گرانٹ اسی ادہیڑبن میں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ دروازے پر دستک کی آواز سنی۔

آواز۔ گرانٹ میں اندر آ سکتا ہوں۔

گرانٹ۔ ار۔ بڑی خوشی سے۔ ہرسٹ تم ہو۔ آپ بے وقت پر آئے۔ مجھے ایک صلاح کار کی ضرورت ہے۔

ہرسٹ۔ میری صلاح گرانٹ جیسے دانا آدمی کے سامنے ہیچ ہے۔ میں گفتگو تو کر سکتا ہوں مگر صلاح کار ہونے کے لائق نہیں۔

گرانٹ۔ اس خاکساری سے مجھ پر عیان کا بوجھ مت ڈالو۔ میں آدمی کو پہچانتا ہوں اور اُس کی قدر کرنی بھی جانتا ہوں۔

ہرسٹ۔ تو کیا آپ مجھے پہچان گئے۔

گرانٹ۔ بے شک تم وادی کے سورما کہلاتے ہو۔ تمہارے نام سے بدون سالٹہ پر بھی وہشت طاری ہوتی تھی۔ اگر آپ میری مدد کریں تو ایک اہم مسئلہ حل ہو جائیگا۔

ہرسٹ۔ کیا ونگل میں آپ کی طرف سے دستانہ پھینک دوں اور اپنے نیزے کی نوک سے کارڈونا کی ڈھال میں چھید کر دوں۔

گرانٹ۔ ہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں۔.......

یہ کہہ کر گرانٹ نے اپنی گردن جھکالی اور دل میں خیال کرنے لگا کہ کیا میں اس راز کو ہرسٹ جیسے سورما پر آشکارا کر دوں۔ حالانکہ یہ ہمارے فرقے کا نہیں اس خیال میں وہ تھوڑی دیر تک غرق رہا۔ لیکن ہرسٹ نے یوں پھر سکوت کو توڑا

ہرسٹ۔ کیا کوئی راز سربستہ ہے جس کا آشکارا کرنا مجھ پر درست نہیں۔ آپ مجھ سے کیا مدد چاہتے ہیں۔

گرانٹ۔ بھلا میں آپ سے کچھ چھپا سکتا ہوں۔ ہاں میں ایک مدد چاہتا ہوں۔

ہرسٹ۔ فرمائیے۔ تاخیر کیا ہے۔

گرانٹ۔ ایک پروانہ۔

ہرسٹ۔ کیسا پروانہ اور کس کے نام کا

گرانٹ۔ مہنت لیپر ٹو کے نام کا پروانہ۔ راہداری کا پروانہ۔

ہرسٹ۔ اچھا تو اس سے مقصود۔

گرانٹ۔ مقصود کیا اہم مسئلہ حل ہو جائیگا۔ آپ کی احسانمندی کا مشکور ہونگا۔

ہرسٹ۔ تو کیا تم اس کی خانقاہ تک پہونچنا چاہتے ہو۔ دیکھو تم راہبانہ فرقے کے ہو۔ ہوش سے بات کرو۔

گرانٹ۔ میرا سوال ملول خاطر گذرا۔ میں معافی چاہتا ہوں۔ باقی آئندہ۔



سنڈے سکول

یوں تو مدرسے طلبا کی دینی و دنیوی تعلیم کے لئے شب و روز جاری ہیں۔ مگر یہ مدرسے اس بنا پر جگہ جگہ جہاں عیسوی حلقے ہیں جاری ہیں کہ طلبا نہ صرف عیسائیوں بلکہ غیر اقوام کے بھی بائبل شریف میں سے جو کچھ اتوار کے لئے مقرر ہے اُن کا مطالعہ کیا کریں۔ ہاں ان سبقوں سے وہ فائدہ اور دینی شوق بڑھا کہ جس کا بیان قلم سے تحریر کرنا محال ہے۔ کہ ہر درجے کے طلبا یعنے بچوں سے بڑے ہوں تک اس خزینہ گنجینہ موسوم بہ بائبل سے کچھ نہ کچھ کیا بلکہ بہت ہی فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

اس وقت بزرگ مسٹر وائیلی یاد آتے ہیں اور آپ کی اوصاف حمیدہ جیکہ آپ جہان فانی سے رحلت فرما ہوئے۔ مسٹر آر۔ ایم۔ واعظ جو کہ طلسم تحریر جادو نگار تقریر سے آشنا ہیں نے کی ہے۔ صاحب مرحوم اپنا نقشہ میرے سامنے جمائے بیٹھے ہیں۔ گویا ایک جیتی جاگتی فرشتہ سیرت آئے بیٹھے ہیں۔ آہ۔ مجھے یاد آتے ہیں یاد کیا آتے ہیں۔ گویا آنکھ آنکھ آنسو رلاتے ہیں آپ میں سنڈے سکول کے اسباق پر تصاویر کے کھینچنے کا اعلیٰ مادہ تھا کہ اپنی تقریر کے مذاق سے خوب ایک نقشہ وہ کاج کر جاتے تھے۔ اور جن ایک دو شخصوں میں نفاق بھی ہوتے تھے۔ تو اپنی زبان کے مذاق سے ہنسا دیتے تھے۔ ہنسا کیا دیتے تھے بلکہ آپس کے کینے و بغض کو اُڑا دیتے تھے۔ یہ خزینہ وہ ہے جو کہ بنائے عالم سے ہر شخص کیواسطے مفت دیا جاتا ہے۔ یہ وہ وہی ہے کہ جسکو لکھو کہا لوگوں نے کہا یا اس کو پڑھا اور جا وہ تاثیر پایا ہے

مریضان گناہ کو وہ خبر فیض مسیحا کی۔

بلا قیمت وہ ملتی ہو پائے جسکا جی چاہے

اور جو کوئی اس کو دل سے پاتا ہے وہ نجات سرمدی اور خلاصے ابدی حاصل کرتا ہے۔ کاش کہ ہم بچپن ہی سے اس اعلیٰ مدرسے میں جا کر ایسے خزانے اور رہنمائے معلی کی دوا کو پائیں اور غور سے روح پاک سے مدد پا کر اس کو پڑھیں نہ کہ قرآن کے حافظوں کی طرح اس کے طوطے ہیں پر کچھ سمجھ کر اس کو پڑھیں اور اس کے عامل نہیں۔ تاکہ اس کے مقصدوں کو پا کر مرنے کے وقت تک اپنی آرام کی جگہ کو پا دیں۔ اور تاج فردوسی اور تخت بہشتی پر بیٹھیں۔

فقط۔ زین۔ پی پروانہ ۔ از لودیانہ

وائی۔ ایم۔ سی۔ اے

منصوری وڈسٹاک کالج

خاکسار ناظرین کی خدمت میں ایک خوشی کی خبر پیش کرتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ وہ منصوری وڈسٹاک کالج کی بھی سکول کے۔ اے۔ پی مشن کلیسیا کے نوجوانوں کے درمیان ینگ مین کرسچن ایسوسی ایشن۔ قائم ہوئی۔ اور اس کی عمر اس وقت قریباً ایک سال کی ہو چکی ہے۔ اور اب دوسرے سال میں قدم رکھا ہے۔ یہ جلسہ ہر ہفتہ کو اے۔ پی مشن میٹنگ روم میں بڑی دہوم دہام سے فراہم ہوتا رہا۔ مگر بوجہ موسم سرما کی چھٹیوں کے لوگ اپنے اپنے مکانوں کو تشریف لے گئے تھے۔ پھر ہم اکٹھے ہوئے ہیں۔ اور بتاریخ ۲۵ مارچ ۱۹۱۱ء روز سنیچر بوقت ساڑھے نو بجے شام کو اس سال کا شروع جلسہ اے۔ پی مشن میٹنگ روم میں بڑی دہوم کے ساتھ فراہم ہوا کہ جس میں مسٹر محبوب مسیح کرسی نشین تھے۔ جلسہ کا آغاز دعا کے ساتھ ہوا پاک کلام سے فلسیوں کا ۳ باب پڑھا گیا اور گیت نمبر ۳ گایا گیا۔ گیت گائے جانے کے بعد پاک کلام سے فلسیوں کے ۳ باب کی ۱۰ آیت غور کرنیکے لئے سب حاضرین کے سامنے پیش کی گئی کہ جس پر چار صاحبان نے کچھ بیان کیا (۱) یعنی مسٹر گیان سنگھ (۲) مسٹر ڈی پال (۳) مسٹر آنند مسیح۔ اور چوتھے مجھ خاکسار کو بھی خوش قسمتی سے بولنے کا موقعہ ملا۔ میرے لئے تو حقیقت میں یہ موقعہ خوش نصیبی کا موقعہ تھا کہ میں اچانک ہی اس سال کے اس شروع جلسہ میں کہ جس کی مجھ کو کوئی خبر نہ تھی۔ کہ کب اور کون سی تاریخ کو ہوگا۔ شریک ہونیکا موقعہ ملا۔ خداوند کا بڑا شکر ہو۔ اس کے بعد بھائی سموئیل نے ایک غزل طبلہ کے ساتھ گائی۔ اور پھر کرسی نشین صاحب نے ایک نہایت دلچسپ درس دیا کہ جس میں انہوں نے دکھایا کہ کاش اس جلسہ کا کہ جس کا اس سال کا یہ شروع جلسہ ہے۔ اور ہم سب اس میں حاضر ہیں۔ خداوند یسوع مسیح چلانے والا ہو۔ ہماری ساری کشتیں اس ہی کے ہاتھ میں ہوں۔ کیونکہ اس سے بڑھ کر خیر ہم کو کوئی نہیں ملسکتا۔

تمام جو کچھ ہم کرتے ہیں اس سے اُس کا جلال ظاہر ہو۔ آمین۔

درس کے بعد مسٹر گیان سنگھ نے ایک نظم سنائی اور نظم کے بعد مسٹر ڈی پال نے ایک غزل در باب آغاز جلسہ طبلہ کے ساتھ گائی۔ ان سب کارروائیوں کے بعد جناب فیض مآب پادری کرپال سنگھ صاحب نے ہدایت نامہ سنایا اور پھر کلمات برکات کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

اب سب صاحبان کی خدمت میں عرض ہے کہ سب جو اس کو پڑھتے ہیں ان نوجوانوں کے لئے کہ جن کے درمیان دینی تحریک پیدا ہوئی ہے۔ خداوند سے دعا کریں۔ کہ خداوند اُن لوگوں کے درمیان اپنی بڑی سے بڑی روح نازل کرے۔ اور ان نوجوانوں سے

عرصہ تقریباً ڈیڑھ ماہ کیلئے ملتوی کر دیا گیا تھا۔ مگر خداوند کا شکر ہو کہ اس نے یہ دن پھر دکھایا کہ تمام نوجوان لوگ جو بوجہ چھٹیوں کے

اُس کا زیادہ سے زیادہ جلال ظاہر ہو۔ اور اس جلسہ کو دن بدن ترقی حاصل ہو تاکہ یہ آگ جو ان نوجوانوں کے درمیان بھڑکی ہے۔ جلد بجھ نہ جائے۔ بلکہ اس آگ کی چنگاریوں سے اور جگہ بھی آگ لگ جائے۔ خداوند اُن کے ساتھ ہو اور اُن کی مدد کرے۔

خاکسار کے۔ ایچ شاہ۔ از دہرہ دون۔

ریویو
تقویت الایمان

تصنیف و تالیف قسیس المعظم پادری ٹامس ہاول صاحب لاہور

مجھ سے جب کبھی کسی نے سوال کیا کہ آلہی ذات کے تجسم پر سب سے بہتر کتاب کونسی ہے جس سے انسان کچھ تھوڑا بہت سمجھ سکے میں ہمیشہ جواب دیتا رہا ہوں کہ انجیل سے بڑھ کر سادہ اور عام فہم بیان مجھے تو کہیں نہیں ملا۔ ہمارے علم آلہی کے عالموں نے اس مسئلے کو ایسا ادق کر دیا ہے کہ علم آلہی کا طالب علم مبتدی تو غیر منتہی بھی سر پٹک کر بیٹھ جاتا ہے۔ کہ نہ معلوم یہ [illegible] کیا کہتا ہے۔ بلکہ بعض جگہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ مصنف خود نہیں سمجھتا کہ کیا کہتا ہے۔ بقول شاعر۔

کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

اگر میرا کہنا مبالغہ سمجھا جائے۔ تو مہربانی سے کتاب حقیقت گناہ۔ تثلیث فی التوحید۔ عقیدہ بابت مسیح وغیرہ دیکھیے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ بعض باتیں ایمانی ہی ہیں جن کا بدیہی ثبوت مسلمات کی طرح ناممکن ہے۔ جیسے ذات باری کی توحید۔ اب وحدت محض کا ثبوت عقل کہاں تک دے سکتی ہے۔ یہ بات ایسی نہیں کہ انسان کے تجربہ میں آسکے۔ اور نہ کوئی علوم متعارفہ میں سے مقررہ مسئلہ ہے کہ تثلیث کے دو ضلع ملکر تیسرے سے بڑے ہوتے ہیں۔ چونکہ ایمانی بات ہے کہ خداوند لا شریک ہے۔ ایک بچہ بھی اُس کو اسی طرح مانتا اور قبول کرتا ہے جس طرح ایک عالم۔

لیکن آلہی ذات کے تجسم پر عجیب بے سروپا اعتراض اس لئے کئے جاتے ہیں کہ یہ مسئلہ ہمارے کانوں میں انوکھا ہے۔ اور یہ انوکھاپن صرف یسوع مسیح ہی کی نسبت یہ خیال کیا جاسکتا ہے لیکن اگر ان کو اپنے گھر کا حال معلوم ہو تو مسئلہ تجسم کو ہرگز انوکھی بات نہ سمجھیں۔ کیونکہ اُن کے گھر ہی میں یہ باتیں بڑی صفائی سے پائی جاتی ہیں۔ کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بغیر مجسم خدا کے انسان کی تسلی ہو ہی نہیں سکتی۔ صوفیائے اکرام کا ایمان ہی یہی ہے وہ تو اپنے مرشد کو ظہور اللہ سمجھتے ہیں۔ اور حضرت محمد کو تو گویا خدا ہی سمجھتے ہیں۔ اگر خدا نہیں تو خدا سے کم تو کسی طرح نہیں سمجھتے۔ تو اب مشرک کون ہے۔ اگر میرے کہنے پر آپ کو یقین نہ ہو تو ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء کا روزانہ پیسہ اخبار ملاحظہ فرماویں۔ اُس میں کوئی خان احمد صاحب بی۔ اے حضرت محمد صاحب کی شان میں یوں رطب اللسان ہیں

کون و مکان سے پہلے جو تیرا ظہور تھا
غلغل کی صدا مجھے غور نشور تھا۔
صورت تیری دکھا کے میں پوچھوں نگار حشر
تو بندہ خدا تھا کہ وحدت کا نور تھا
اے برق حسن آپ کے رخسار کی قسم
تیرا ہی جلوہ رونق فانوس طور تھا۔
بندہ تھا اور رسول تھا کلمہ کے واسطے
ممکن میری نگاہ میں وحدت کا نور تھا۔
وہ شے کہ عقل کل جسے سمجھا جہان ہے
اے واقف رموز وہ تیرا شعور تھا۔

کیوں جی مسلمانوں اب کہو ان باتوں کا کوئی ثبوت ہے۔ کون مشرک ہے۔ قرآن تو اس کا کوئی ثبوت نہیں دیتا۔ عبداللہ اور امینہ کا سپوت ایک گنہگار پوت تھا۔ ہاں۔ ہاں میں پھر کہتا ہوں کہ عائشہ اور حفصہ کا خاوند خدائے مجسم نہیں ہو سکتا گستاخی معاف دربار مصطفائی کا ہیو زینب کا شوہر مظہر اللہ نہیں ہو سکتا نہیں ہو سکتا۔ نہیں ہو سکتا۔

لیکن ان باتوں سے اور اس ایمان سے یہ ثابت ہے کہ انسان کو مجسم خدا کی ضرورت ہے بغیر اس کے انسانی تسلی نہیں ہو سکتی۔ یہ انسان کے اندر ایک قدرتی خواہش ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے واسطے خدا تعالیٰ یسوع مسیح کی صورت میں ہاں ابن مریم کی صورت میں ظاہر ہوا

آدم کی شکل لے کے وہ آیا جہان میں
پردہ میں پاک جسم کے اللہ کی ذات ہے

اسی بات کے ثبوت میں پادری ہاول صاحب نے یہ ۲۲ صفحہ کا رسالہ تقویت الایمان لکھا۔ ایسا صاف سادہ اور سلیس ہے کہ ہر ایک شخص اس کو سمجھ سکتا ہے۔ علم آلہی والے فیلسوفوں کی طرح الفاظ کے ہیر پھیر اور منطق کی اصطلاحات میں مضمون تحت ربود نہیں کر دیا بہت صفائی سے بیان کیا ہے۔ جس طریق پر پادری صاحب نے اپنا تمہیدی بیان تحریر کیا ہے۔ یہ ڈاکٹر ایچ کی تمہیدی کے طریق پر ہے۔ مگر اس کو ڈی۔ ٹوٹی سمجھیں۔ اس رسالہ کا بیان عام فہم ہے۔ ایسے بڑے مسئلہ کو ایسے عام فہم طور پر بیان کرنا یہ پادری صاحب موصوف ہی کے حصہ میں آیا ہے۔ قابل تعریف اور لائق توصیف بیان کیا ہے۔

پادری صاحب نے مسیح کی الوہیت یا تجسم خدا پر جو دلایل بیان کئے ہیں۔ اول تو انسانی بناوٹ سے دلیل لی ہے کہ آدمی روح و بدن کی پیوستگی سے انسان ہے روح کے کام اور بدن کے کام الگ الگ ہیں تاہم کرنے والا ایک ہی آدمی ہے۔ اس کا مفصل بیان کرکے

پادری صاحب فرماتے ہیں۔ کہ پس انسان کی بناوٹ میں سوح وبدن کی پیوستگی خداوند مسیح کی شخصیت میں الوہیت وانسانیت کی پیوستگی کا نشان ہے۔

پھر انہوں نے الہی عشق سے دلیل قایم کی ہے جس نے تجسم کی ضرورت کو ثابت کیا ہے۔ یہ بیان پڑھنے اور غور کرنے کے قابل ہے۔ اس کے متعلق وہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید کا استدلال کرتے ہیں۔

پھر عہد عتیق میں سے خدائے مجسم کا بیان پیش کرتے ہیں۔ اور اُس کو قرآن کی آیات اور حدیث سے ملاتے ہیں اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ۔

چونکہ خلقت محض محبت آلہی کا فعل ہے۔ اور خلقت بغیر تجسم ذات آلہی کے ناتمام ہے۔ اور انسان جو خدا کی صورت میں خلق کیا گیا اُس کا پورا مطلب بغیر تجسم کے بر نہیں آ سکتا کیونکہ خدا کے ملنے کی آرزو جو انسا کی ذات ہی میں موجود ہے۔ اور انسان سے ملنے کا اشتیاق جو انسانکے خلق کرنے کے وقت سے خدا کے دل میں ہے۔ دونوں بغیر تجسم کے ادھورے اور بے مطلب رہتے ہیں

پھر انجیل سے خدا وند المسیح کی ذات کا بیان کیا ہے اور اُسکو قرآن سے ثابت کیا ہے۔ صفحہ ۱۰ پر گیارہ خاص خصوصیتیں مقدسہ مریم میں قرآن سے نکالکر بتائی ہیں کہ وہ کلمہ پاک جو مجسم ہوا۔ اُس کی والدہ میں یہ پاکیزگی اور برگزیدگی کیوں ہوئی۔ اگر المسیح صرف ایک اولوالعزم نبی تھا تو کیوں اُس کی والدہ کو اس قدر خصوصیت دی گئی اور المسیح کی پیدائش مقررہ قاعدہ کے خلاف واقع ہوئی۔

پھر قرآن سے مسیح معجزات اور خصوصاً پرندوں کے خلق کرنے سے مسیح کی الوہیت یا تجسم خدا کی دلیل قائم کی ہے۔

غرض کہ پادری صاحب نے نہایت سادہ طریق پر انسان کی روحانی خواہش وضرورت انجیل و قرآن سے ثابت کر دکھایا ہے کہ المسیح مجسم خدا ہے۔ وہ مظہر اللہ ہے۔ اور یہی ایک ایسا ایمان ہے جس پر انسان کی زندگی دارین کا مدار ہے۔ اور یہ بھی ثابت کیا ہے کہ تجسم سے خدا کی ذات پر نہ تو کوئی حرف آتا ہے۔ اور نہ خدا کی شان گھٹتی ہے۔ بلکہ محبت کا ظہور اور انسانیت کی شان بڑھتی ہے۔

بقصد شوکت سلطان نگشت چیزے کم
کلاہ گوشۂ دہقاں بآفتاب رسید

میں اُمید کرتا ہوں کہ میرے مسیحی بھائی اس رسالہ تقویت الایمان کو ضرور ملاحظہ کرینگے۔ اور اپنے محمدی دوستوں کو بھی بطور تحفہ کے عنایت کرینگے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا

اطلاع

نامہ نگاروں کی خدمت میں عرض ہے کہ اُن کے مرسلہ مضامین بڑی حفاظت سے رکھے جاتے ہیں اور وقت پر بشرط پسند ہونے کے درج اخبار کئے جاتے ہیں۔ پر ہر ایک کو بذریعہ خط جواب دینا مشکل ہے۔ اس لئے اس اطلاع کے ذریعہ سے مطلع کیا جاتا ہے کہ ہمارے نامہ نگار صاحبان مطمئن رہیں۔ ایڈیٹر۔

ایمانی مسئلہ ہے کہ جس پر انسان کی عاقبت بخیر ہو سکتی ہے۔ اس رسالہ کی قیمت صرف ار ہے آدھ آنہ محصول ہے ایک روپیہ کے رسالے آ سکتے ہیں۔ کاغذ ہلکا ہے۔ مگر لکھائی چھپائی بہت صاف ہے۔ جس کے واسطے منشی غلام قادر صاحب قابل شکریہ ہیں۔ اس پتہ پہ یہ رسالہ مل سکتا ہے۔ لاہور۔ مرنٹی چرچ۔ انارکلی پادری ٹامس ہاول۔

راقم
واعظ

کاشف الاسرار قیامت
تقویت الایمان

یہ دونوں رسالہ جناب پادری ٹامس ہاول صاحب بشیر بامر کلیسیاء چرچ آف انگلینڈ لاہور کی تالیف شدہ ہیں۔ میں نے اوّل سے اخیر تک بہ نظر غور دیکھے۔ درحقیقت قابل مؤلف نے دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے۔ اوّل الذکر رسالہ میں قیامت اور جزا اور سزا کا ثبوت۔ مسیح کا علم قیامت ہونا۔ مُردوں میں سے جی اُٹھنا۔ اور آیۂ قرآنی منفی وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَہُمْ سے مقتول اور مصلوب ہونا نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے ثابت کیا ہے۔ دوسرے رسالہ میں مسیح کی الوہیت کا ثبوت دلائل عقلیہ ونقلیہ سے دیا ہے۔ میرے خیال میں مسیح کو خدا ماننے کے لئے تین چیزیں سدِّ راہ ہوتی ہیں۔ عدم امکان تجسم خدا۔ محال اجتماع ضدین یعنی دو چیزوں متضاد کا ایک جگہ جمع ہونا مثلاً انسانیت اور الوہیت۔ تعدد الٰہ۔ جناب پادری صاحب نے ان ہر سہ مرحلوں کو نہایت آسانی سے طے فرما کر راستہ خس وخاشاک سے بالکل پاک صاف کر دیا ہے۔ لہذا میں عام پبلک سے عموماً اور محمڈن سوسائٹی سے خصوصاً درخواست کرتا ہوں کہ تعصب کو پس انداز کر کے ہر دو رسالوں کو حرفاً حرفاً ملاحظہ فرماویں اور قابل قدر مؤلف کی محنت اور قابلیت کی داد دیں۔

راقم مولوی محمد حسن آزاد۔ حق پسند از لاہور۔

انتقال پر ملال

افسوس کی خبر ہے کہ ہمارے ہر دلعزیز اور لائق ماسٹر اکبر علی صاحب اس جہان فانی سے کوچ کر گئے

اور اپنی بیوی اور والدہ کے دل پر رنج و اندوہ کا انبار لگا گئے۔ ماسٹر صاحب موصوف بعارضہ نمونیہ جو صرف تین دن رہا فوت ہوئے۔ ہوش موت سے دو منٹ پہلے بالکل قائم تھے۔ ماسٹر منی کرن صاحب جو پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ پوچھنے لگے۔ کہ ماسٹر صاحب کیا حال ہے۔ جواب دیا کہ ساغر تو بھر چکا اب چھلکنے کی دیر ہے۔

گو ماسٹر صاحب اب تک مسیحی نہ ہوئے تھے۔ مگر ان کو مسیحیوں سے خاص اُنس تھا۔ اُن کے غم میں غم اور خوشی میں خوشی ظاہر کرتے تھے۔ اور عیسائیوں سے رابطہ اتحاد بہت تھا جو کسی مسلمان کو عیسائیوں سے کم ہوگا۔ ان کے اس طرح فوت ہونے سے ہم سب کو ازحد افسوس ہے خدا ان کی والدہ اور بیوی کو جواب اکیلی ہیں تسلی دیوے۔

خاکسار غلام مسیح سپرنٹنڈنٹ کرسچن بورڈنگ ہوس کھرڑ

سوالات غور و جواب طلب

(۱) کیا اس کائینات (نیچر) کی کوئی زبان ہے؟ اگر ہے تو کیا ہے؟ اگر نہیں تو ہم اس کو گونگی کہیں گے۔ اور گونگا ہونا کمی پر دلالت کرتا ہے۔ اور بنانے والے کی کمزوری دکھاتا ہے۔

(۲) کیا اس فطرت (نیچر) کو خدا کا مظہر کہہ سکتے ہیں؟ اگر کہہ سکتے ہیں تو کیسے؟ اگر نہیں تو کیسے؟

(۳) اگر فطرت (نیچر) کو مظہر خدا مانا جائے تو کیا اس میں مراتب کا ماننا بھی لازم ہوگا؟ یعنی ایک شئے بمقابلہ دوسری کے زیادہ اہم اور مکمل طور پر خدا کا مظہر ہوگی؟

(۴) کیا یہ فطرت (نیچر) خدا کا کامل مظہر ہے یا ناکامل؟ اگر کامل ہے تو کمال کی کمی کس بات سے قیاس کی جاتی ہے۔ اور وہ کمی کیا ہے؟ اگر کامل ہے تو کمال کا ثبوت کیا ہے؟

(۵) کامل و ناکامل کا فیصلہ مقابلہ سے کیا جاتا ہے۔ وہ کامل مظہر کیا ہے جس کے ساتھ مقابلہ کر کے اس فطرت کو خدا کا ناکامل مظہر بنایا جاتا ہے؟

(۶) کیا فطرت (نیچر) مجسم ہے یا غیر مجسم؟ اگر مجسم ہے تو کیا جسم کو خدا کا مظہر قرار دینا خلاف عقل تو نہیں ہے؟

میں سائل اپنے لائق اور اہل العقل ناظرین نورافشاں کی خدمت والا میں ان سوالوں کو پیش کر کے ملتجی ہوں کہ آپ انہیں کو لاینحل اور غیر ضروری جان کر ردی ٹوکری کے حوالہ نہ کریں۔ بلکہ ان کا محققانہ اور فلسفانہ جواب دینے کی زحمت گوارا فرما کر بندہ کو اپنا منت کش بنائیں کیسی سوال کا جواب اثبات یا سلب ہاں یا نہ میں نہ دیا سائل کی تشفی نہیں کریگا۔ جو کہا جائے عقل و فکر سے کہا جائے۔

اُمیدوار ہوں کہ آپ اپنے خزانۂ علم کے ایک ٹکڑے کی بخشش سے اس دریوزہ گر کو تہی دامن نہ لوٹائینگے۔ زیادہ آداب

راقم۔ ایک سائل۔ ی۔ غ

مسیحی دوسرا سالانہ جلسہ

لودیانہ

۴ اپریل تا ۶ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء

ازحد شکر خداوند تعالیٰ ہے جو کہ ہم کو آج تک ایسے ایسے وعظوں اور لیکچروں کے وسیلے نئی نئی پاک کلام کی باتیں سکھاتا رہا ہے۔ اور یہ اس کے رحم کا ایک اعلیٰ نشان ہے کہ اگرچہ ہم سے روز بروز بسا اوقات ایسے ایسے گناہ کبیرہ اور صغیرہ سرزد ہوئے ہیں پردہ و دیدہ دانستہ چشم پوشی کرتا ہے۔ سو مفصلہ ذیل نبذہ کی تحریر یا تقسیم کو ناظرین بغور پڑھیں جس میں لیکچراروں کے نوٹس ازحد جانفشانی سے قلمبند کئے گئے جو کہ ان کی زبان حال خبریں مقال سے سامعین کے گوش گذار ہوئے۔ کاشکہ ہم ان الفاظ کو پڑھ کر خدا کے کلام کی حضوری اور حضوری کو اپنے میں رکھ کر اس کے جلال اور بندگی کا باعث و ذریعہ ٹھہریں۔

صبح کے رقت ۹ سے ۱۰ اور ۹ سے ۱ بجے تک منگل کے روز موافقہ ۴ اپریل پادری پی بی رائے صاحب میر مجلس تھے۔ انہوں نے جلسہ کا آغاز دعا سے کیا۔ کل جماعت خداوند کی طرف سرنگوں تھی۔ گویا اپنی معصیت کے وسیلے خداوند کی طرف گندسان رہی تھی۔ انہوں نے جب تقریر کی تو عجب خاموشی طاری اور سناٹا جاری تھا ہاں ناظرین تب غور و فکر سے اُن کے کلام کو سن رہے تھے۔ جب آپ کلام کر چکے تو پادری این پریم داس صاحب مقیم فیروزپور نے "مسیحی نیا انسان" کا عنوان رکھ کر درجہ بدرجہ اس مضمون کا عین نقشہ کھینچ دیا۔ یعنے ذاتی حالت۔ جسمانی موت۔ دشمن جہنمی۔ ضرورت نئی پیدائش نقودیمس اور سامری عورت کی گفتگو میں دیکھئے۔ درمیانہ خدا اور مسیح۔ وسیلہ کون ہے۔

نتیجہ۔ ایمان۔ دعا۔ اظہار۔ سرگرمی۔ خوراک کلام کا دودہ۔ تازگی کی روٹی۔ پرہیز۔ سارے فریب۔ ریاکاری حسد جھوٹ۔ دغابازی وغیرہ سے۔

اب اگر بندہ پادری صاحب کے مضمون پر اور اس کے حصول پر کچھ لکھے تو بھی بہت عرصہ چاہیے۔ پر فرداً فرداً سرسری طور پر ہم ذرا غور کریں۔ اوّل ہماری ذاتی حالت۔ ہم گناہ آلودہ اور بہشتی نکلی شدہ اس نافرمانی کے ہیں جو کہ ہمارے باپ آدم نے کی۔ ہاں ہماری بہشتی خاک ہم خاک آلودہ۔ ہم پر تو فتویٰ موت کا لگ چکا ہے۔ ہم تو اپنی ذات گناہ آلودہ کے لحاظ سے اُس کے دشمن ٹھہرے۔ اُس کے ناقابل ٹھہرے۔ ان ہماری جسمانی نفرتیں اور خواہشات ہم کو پانی کے رُخ کی طرح جو کہ ہر طرف اور ہر وقت نشیب کی طرح مائل ہوتا ہے۔ اُس کا میلان ہی نیچے کی طرف ہے۔ اُس کی رغبت





ہی ایک طرف ہے۔ ہاں کس کی پانی کی نہیں نہیں ہماری اور ہماری خواہشات اور لذات ہمیں اُس شعب جبل جہیم کی طرف یعنے جہنمی غار کی طرف لے جاتے ہیں۔ جس میں بے دھڑک اندھا دھند ہم گر پڑتے ہیں اور نہیں جانتے کہ کہاں گر رہے ہیں۔ پر مسیح نے ہماری ذاتی حالت پر خیال نہ کر کے ہمارے واسطے اپنی پاک حالت یعنے پاک بدن اور بے لوث بشری کا خون اُس کلوری پہاڑ پر بہا کر دیا جو کہ ہماری آنکھوں کے سامنے مرد غمناک کی تصویر کا نمونہ ہے۔

ضرورت نئی پیدائش۔ نقودیمس اور سامری عورت۔ ہاں ایک طرف دیکھئے تو علامۂ زمانہ۔ اُستاد یگانہ۔ ذات اعلیٰ۔ وقار بالا و الا انسان ہمارے خداوند یسوع مسیح کے نور سے نقطہ میں رہ گیا۔ جبکہ مسیح نے کہا کہ جبتک انسان دوبارہ از سر نو پیدا نہ ہو وہ نجات نہ پاویگا۔ نقودیمس کہتا ہے کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ انسان دوبارہ اپنی ماں کے شکم میں در آئے اور نئے سر سے پیدا ہو۔ پر مسیح کہتا ہے کہ ایسا نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ شکم مادر میں در آئے پر بچہ جیسی روحانی طبیعت میں پیدا ہو۔ جیسا کہ بچہ اپنی سادہ طبیعت سے کل دنیوی برائیوں سے انجان ہے اور اس کا دل برف کی طرح سفید ہے اسی طرح ہماری طبیعت ہمارا دل اور مزاج بدلجاوے۔

اُدھر دیکھئے جاہل لا یعقل۔ ذات سے پنچ۔ عزت سے ہیچ بے نام گمنام میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے ایک سادہ سی خاکی عورت کی تصویر بر لب چاہ پانی اکاستی ہوئی نظر آتی ہے۔ ہمارا منجی سفر سے تھکا ماندہ ہو کر چاہ کی منڈیر پر دم لینے کے لئے بیٹھ جاتا۔ اسی طرح پیاس لگی وہ اس عورت سے پانی طلب کرتا۔ وہ حیران اور ششدر رہ جاتی کہ یہ تو ایک یہودی صورت اور اعلیٰ ذات کی خاکی صورت میں کس لیے۔ اور تین میں اور تیرہ میں سے ایک پنچ عورت۔ پر مسیح جواب دیتا ہے کہ اگر تو مجھے پہچانتی اور جانتی کہ کون تجھ سے کلام کر رہا ہے تو تب خود مانگتی اور وہ تجھے جیتا پانی یا ابدی حیاتی زندگی جو کہ نئے انسان کرتی ہے۔ دیتا۔ باقی آئندہ۔

ملک کنعان کی سیر

اس ستارے کے اوپر ۲ چاندی کے لیپ ہیں۔ جو شبانہ روز جلتے رہتے ہیں۔ اس کے اندر ایک سادہ سا مذبح ہے۔ جس کو یونانی اپنی عید کے موقعہ پر یونانی۔ رومی اور آرمنی دو بھی سجاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اور مذبح ہے جس کا نام مجوسیوں کا مذبح ہے۔ جس کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ یہ وہ موقعہ ہے جہاں مجوسیوں نے خداوند یسوع کے حضور تحفے گذرانے تھیں۔ اس کے متعلق اور بھی کئی ایک گرجا ہیں۔ ایک تو یوسف کا گرجا کہلاتا ہے۔ جو اس موقعہ پر بیان کیا جاتا ہے جہاں فرشتہ نے اُسے کہا تھا۔ کہ لڑکے اور اُس کی ماں کو لیکر مصر کو چلا جا۔ دوسرا معصوموں کا گرجا۔ یہ اُس موقعہ پر ہے جہاں ہیرودیس نے بیت اللحم کے بچے مروا کر پھنکوا دیے تھے۔ ان گرجوں کی بابت اگر کسی کو شک ہو تو ہو۔ مگر لاریب سرائے وہی ہے۔ اور چرنی بھی وہی ہے۔ جہاں منجی دو جہان ظاہر ہوا۔ دوسری صدی میں جسٹن شہید نے اسبات پر شہادت لکھی کہ خداوند یسوع کے تجسم کی جگہ یہی ہے۔ اس شہر میں داؤد کا وہ کنواں ہے۔ جس کا ذکر ۲ سموئیل ۲۳: ۱۵ میں ہے۔ داؤد نے ترستے ہوئے کہا۔ اے کاش کوئی شخص اس کنوئے کا ایک گھونٹ پانی جو بیت اللحم کے آستانے پر ہے مجھے پلاتا۔

باقی آئندہ

شعر و سخن

غزل

آجکل ہر ایک شعر ہی پریشاں دیکھئے
بحر کے لاعلم ہونے سے حیراں دیکھئے۔

فضل سے یسوع مسیح کے کیسے کیسے بلحاظ
اب درست ہو جارہے ہیں دین ایماں دیکھئے

سُن کے یہ شیریں سُخن کہتے ہیں سب کیا خوب ہے
کس طرف سے آرہی ہے ایسی الحاں دیکھئے

لفظ مُولائی کسی اُستاد نے لکھا نہیں۔
گر نہیں معلوم تو شائق کے دیواں دیکھئے۔

گیل شیراز اور سندو گلشن جو تھے سو تھے
ہو رہے ہیں فارغ بھی شاداب رشیاں دیکھئے

کیا تہ و بالا ہوا جاتا ہے قاضی یہ جہاں
عشق پر اور اپنی صنعت پر ہیں نازاں دیکھئے

راقم قاضی عزیز مسیح مبشر

غزل

مصنفہ جناب منشی الیاس صاحب رسا بریلوی مرزاپور

جب تک کہ یہ زمین رہے آسمان رہے
اے روح پاک بندہ ترا مدح خواں رہے

برباد ہو گیا ہوں محبت میں آپ کی
اتنا خیال میرا مرے مہرباں رہے

بھولوں نہ مرتے دم بھی کبھی تجھ کو اے مسیح!
جب تک جیوں زباں پہ ترا بیان رہے۔

حالت بیان کیسے ہو گم گشتہ راہ کی
جو قافلے سے چھٹ کے یہیں کا رواں رہے

مضامین

کفّارہ

ہم یسوع مسیح کے بدن کے ایک بار قربان ہونے کے سبب پاک ہوئے ہیں۔ اُسے ناظرین کیا اس کفارے روح کا وہ تقاضا جو سب میں پایا جاتا ہے رفع نہیں ہوتا مسیح اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کیلئے فدیہ میں دے۔ میں اچھا گڈریہ ہوں اچھا گڈریہ اپنی جان بھیڑوں کے لئے دیتا ہے کوئی شخص میری جان مجھ سے نہیں لیتا۔ بلکہ میں اُسے آپ سے دیتا ہوں۔ میرا اختیار ہے کہ اُسے دوں اور میرا اختیار ہے کہ اُسے پھر لوں۔

میں وہ جیتی روٹی جو آسمان سے اُتری۔ اگر کوئی شخص اس روٹی کو کھائے تو ابد تک جیتا رہیگا اور روٹی جو میں دونگا میرا گوشت ہے جو میں جہان کی زندگی کیلئے دونگا۔

جیسے ایک شخص کی ڈھیٹی یا آدم کی نافرمانبرداری سے بہت لوگ گنہگار ٹھہرے ویسے ہی ایک کی فرمانبرداری کے سبب بہت لوگ راستباز ٹھہرینگے۔

مسیح ہمارے واسطے دُکھ پاکے ایک نمونہ ہمارے لئے چھوڑ گیا تاکہ تم اس کے نقش قدم پر چلے جاؤ۔ اس نے گناہ نہ کیا اور نہ اُس کے منہ میں چھل بل پایا گیا وہ گالیاں کھاکے گالی نہ دیتا تھا اور دُکھ پاکے دھمکاتا نہ تھا بلکہ اپنے تئیں اُس کے جو راستی کیساتھ عدالت کرتا ہے سپرد کرتا تھا۔ وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر اُٹھا کے صلیب پر چڑھ گیا۔ تاکہ ہم گناہوں کے حق میں مرکے راستبازی میں جئیں۔ ان کوڑوں کے سبب سے جو اُس پر پڑے تم چنگے ہوئے۔

ہینڈبل

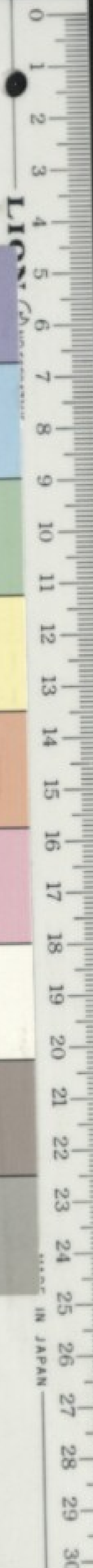
انتخاب الاخبار

دنیا کو تریاق مل گیا

دنیا مدت سے تریاق کی تلاش میں تھی لیکن اس کو کامیابی نہ ہوئی تھی۔ ہر سال ہزاروں انسان سانپوں کے کاٹنے جاکر موت کا شکار ہوتے تھے۔ چند سال کا عرصہ ہوا۔ کہ ڈاکٹروں نے پرمنگینٹ آف پوٹاش کو تریاق بتایا تھا لیکن اس سے دیگر قسم کے نقصان پہونچے۔ اور وہ نسخہ ترک کر دیا گیا۔ لیکن مارگزیدہ کا جو نیا علاج دریافت کیا گیا ہے۔ وہ قطعی بے خطا ثابت ہوا ہے۔ اس دریافت کرنے والے سر لئے نکالس صاحب ایف۔ آر۔ ایس ہیں۔ اس بات کو جاننے کے لئے کہ سانپ کا زہر کیونکر انسانی جسم میں اثر کرنے سے روکا جا سکتا ہے۔ پہلا سوال یہ اُٹھایا گیا کہ آیا یہ ممکن ہے کہ اگر ایک سانپ دوسرے سانپ کو کاٹ کھائے تو دوسرا سانپ نہیں مرتا۔ دوسرا سوال یہ اُٹھایا گیا ہے کہ آیا اگر سانپ کا زہر سانپ کے جسم میں داخل کر دیا جاوے تو وہ مرے گا یا نہیں۔ اُس کا بھی تجربہ کیا گیا کہ وہ سانپ جس میں زہر کا مادہ نہیں تھا وہ زہریلے سانپ کی زہر کے داخل کئے جانے سے مر گئے۔ مگر زہریلے سانپوں پر کچھ اثر نہ ہوا۔ اس کے بعد ایک گھوڑے میں سانپ کا زہر داخل کیا گیا۔ گھوڑے کو زہر چڑھ گئی لیکن وہ چند روز کے بعد اچھا ہوگیا۔ اب یہ سوال اُٹھایا گیا کہ آیا اس طرح کا گھوڑا سانپ کے زہر کے برخلاف زہر پروف ہو سکتا ہے یا نہیں۔ چنانچہ اس کا بھی تجربہ کیا گیا۔ گھوڑے کے خون میں سانپ کے زہر کا پورا ڈوز داخل کر دیا۔ لیکن گھوڑے کو کوئی نقصان نہ پہونچا۔ ان تجربات سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ سانپ کے زہر کے برخلاف زہر پروف ہونے کے لئے یہ لازمی ہے کہ سانپ کا تھوڑا تھوڑا زہر جسم میں داخل کیا جاوے۔ دوسرا سوال یہ اُٹھایا گیا کہ اگر اس قسم کے گھوڑے کا تھوڑی سی مقدار میں دوسرے جانوروں میں داخل کر دیا جاوے تو کیا وہ بھی زہر پروف ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ چنانچہ خرگوش اور کتوں پر اس کا تجربہ کیا گیا۔ گھوڑے کا خون ان میں داخل کرکے ایک گھنٹہ بعد سانپ کے زہر کا پورا ڈوز ان میں داخل کیا گیا۔ اور ان کو کوئی نقصان نہ ہوا۔ اب یہ سوال اُٹھایا کہ آیا زہر پروف گھوڑے کا خون ایک مارگزیدہ کے حق میں تریاق کا حکم رکھتا ہے۔ یا نہیں۔ چنانچہ ایک خرگوش میں سانپ کا زہر داخل کیا گیا۔ پاؤ گھنٹہ کے اندر اندر خرگوش قریب المرگ ہو گیا۔ اس وقت زہر پروف گھوڑے کا خون اس میں داخل کیا گیا اور خرگوش فوراً تندرست ہو گیا۔ اس کے بعد زہر پروف گھوڑے کا خون باقاعدہ تیار کرکے ہندوستان اور کوچین چائنا میں بھیجا گیا جہاں پر کہ اس کا مارگزیدہ انسانوں پر تجربہ کیا گیا۔ اور ان کو سب کو صحت نصیب ہو گئی۔ سانپ کے کاٹے کا یہ علاج قطعی تیر بہدف ثابت ہوا ہے۔　　(امد)

تریاچلتر پر مقدمہ

امرتسر کے ماگھی رام تاجر کتب نے بہار دانش و نورتن وغیرہ کتابوں میں سے کچھ اقتباس لے کر تریاچلتر نامی ایک کتاب مرتب کی تھی۔ اشاعت کی غرض سے یہ کتاب امرتسر کے قریبًا تمام کتب فروشوں کی دوکانوں پر رکھی گئی۔ ۱۴-۱۵ مارچ کو پولیس نے امرتسر کے تمام کتب فروشوں کی دوکان پر اس کتاب کی موجودگی کی رپورٹ ملنے پر تلاشی لی۔ اور تمام کتابیں حاصل کرکے کتب فروشوں سے دو دو صد روپیہ کی ضمانت لی اور منیجر گورمکھی پریس امرتسر جہاں کہ یہ کتاب طبع ہوئی تھی۔ ان مالکان سے پانچ صد روپیہ کی ضمانت لی گئی۔ پولیس مزید تحقیقات کرکے باقاعدہ چالان کریگی۔



اور اُس کے بعد مقدمہ چلایا جاویگا۔ (پرکاش)

خیالات کے گھوڑے

مسٹر شانتی میں ذیل کا نوٹ درج ہے کہ عورت میں جس طرح قوس قزح کے بے شمار رنگوں کی طرح کثیر التعداد جوہر رہتے ہیں۔ جو کبھی آدمی کو تلوار کی طرح چمکانے اور کبھی اس کی موتی کی سی آبرو کو خاک میں ملا دیتے ہیں۔ وہ عورت کن اشیا سے بنی ہے۔ ابتدا میں جب خدا عورت بنانے لگا تو معلوم ہوا کہ اُس نے تمام مصالح مرد کے بنانے میں ختم کر دیا۔ اور کوئی مادی اجزا باقی نہیں رہے۔ اس معمہ میں بہت غور و خوض کے بعد اُس نے طریق ذیل پر عمل کیا۔

اس نے چاند کی گردش۔ بیلوں کی پیچیدگی۔ ریشوں کی چپٹاو۔ گھاس کی لرزش کاہی کی نزاکت پھولوں کی شگفتگی۔ پتوں کی کم وزنی (ہلکاپن) ہاتھی کی سونڈ کی مخروط۔ ہرن کی نظر۔ مکھیوں کی باہمی اختلاط سورج کی کرنوں کی دل خوش کن فرحت۔ بادلوں کی زاری خرگوش کی کمزوری۔ مور کی خود بینی۔ طوطے کی سینہ کی ملائمت ہیرے کی سختی۔ شہد کی مٹھاس۔ چیتے کی بےرحمی۔ آگ کی دل پسند گرمی۔ برف کی سردی۔ نیل کنٹھ کی میٹھی بولی۔ بگلے کی ریاکاری اور چکوے کی وفاداری۔ کو جمع کر کے اور ان سب کو ملا کر عورت بنائی اور مرد کے حوالہ کر دی۔

(شانتی)

صادق الاعتقاد بُت پرستی کی

بڑا بازار گزٹ ہندی روایت اس طرح سے بیان کرتا ہے۔ کہ اُڑیسہ بنگال کے ایک علاقہ میں شاہ انگلینڈ کی ایک مورتی رکھی ہے۔ جس کے سامنے شب و روز چراغ روشن رہتا ہے۔ اور کسی بچہ کے بیمار ہونے پر اُس کو اُس کے سامنے لا کر پرستش کرائی جاتی ہے۔ (ایڈیٹر) اگرچہ اس میں کلام نہیں کہ ہمارے مذہبی اور تواریخی کتب اس امر کی تائید کرتے ہیں۔ کہ ہم کو اپنے شاہ وقت کو اوتار سمجھنا چاہیے۔ اور ایک مقولہ بھی ہے کہ بادشاہ بھی ایک قسم کا اوتار ہوتا ہے۔ اُن کا شاہ وقت کی اس قدر تعظیم کرتا ہے۔ ہندوؤں کی وفاداری اور صادق الاعتقادی کا ایک نمونہ ہے۔ کہ وہ اپنی گورنمنٹ کی کس درجے تک بہی خواہ اور معتقد ہیں بھی اگرچہ بت پرستی کے قایل نہیں تاہم اُنکی راسخ الاعتقادی کی داد ضرور دینگے۔ خواہ نکتہ چین اور پرکاش طبع کچھ ریمارک کیوں نہ پاس کریں (راجپوت گزٹ)

نورافشاں ایسا کرنا گناہ ہے۔ ایسی پرستش کا حق صرف خدا کا ہے۔ انسان کو ایسی پرستش کا حق دینا گویا خدا کا حق مارنا ہے۔ اور یہ گناہ ہے۔ جو بادشاہ کا ہے بادشاہ کو دو اور جو خدا کا ہے خدا کو دو۔

انگلستان میں شراب کا خرچ

جہاں انگلستان میں بہت سی خوبیاں ہیں۔ وہاں پر بڑا ایک عیب یہ ہے کہ اس ملک میں شراب خوری کی بہت کثرت ہے۔ جو مردوں اور عورتوں اور بچوں سب میں رایج ہے ۱۹۰۸ء میں (۱۶۱۰۶۳۳۸۲) پونڈ خرچ ہوئے ۱۹۰۸ء میں اوسط خرچ فی کس آبادی ۳ پونڈ ۱۲ شلنگ ۲ پنس ہوا یعنے ۳ روپیہ ۱۳ آنہ ۹ پائی اور ہر پانچ آدمیوں کے کنبے کا ۱۸ پونڈ ۱۵ شلنگ ۶ پنس شراب کا خرچ پڑا۔

انگلستان کے اخبارات

انگلستان میں ہر قسم کے (۲۳۵۳) اخبارات شایع ہوتے ہیں۔ جو حسب ذیل علاقہ پر تقسیم ہیں۔ لنڈن (۴۸۱) صوبہ جات انگلینڈ (۱۳۸۰) ویلز (۱۰۶) سکاٹ لینڈ (۲۵۹) آئرلینڈ (۱۸۸) جزائر (۱۵) ان میں سے (۳۵) روزانہ انگلینڈ میں شایع ہوتے ہیں ۹ ویلز ۱۰ اسکاٹلینڈ اور ۱۸ آئرلینڈ اور ۴ جزائر میں ۱۸۴۶ء میں انگلینڈ میں صرف (۵۵۱) اخبارات ہوتے تھے۔ جن میں سے صرف ۱۴ روزانہ تھے۔ یعنے ۱۲ انگلینڈ اور آئرلینڈ میں (راجپوت گزٹ)

ہندوستان میں مختلف مذاہب والے لوگ

معلوم نہیں سال حال کی مردم شماری کا کیا نتیجہ نکلے۔ لیکن اس سال پہلے جو آبادی کا شمار ۱۹۰۱ء میں ہوا تھا۔ اس کے مطابق مختلف مذاہب کے پیرو اہل ہند کی تعداد حسب ذیل تھی۔

ہندو	۲۰۷۱۴۷۰۰۰	مسلمان	۶۲۴۵۸۰۰۰
بودھ زیادہ تر برہما میں	۹۴۷۷۰۰۰		
عیسائی	۲۹۲۳۰۰۰	سکھ	۲۱۹۵۰۰۰
جین	۱۳۳۴۰۰۰	پارسی	۹۴۰۰۰
دیگر اقوام	۸۷۸۹۰۰۰		
کل میزان	۲۹۴۳۱۷۰۰۰		

(راجپوت گزٹ)

قینچی اور اوڈیٹر کا تعلق

ایک اخبار کے اوڈیٹر صاحب نے ایک دن کی حجامت کے پیسے حجام کو دفتر میں دینے کا وعدہ کیا۔ حجام دفتر میں پہونچا۔ اس وقت اوڈیٹر صاحب، وہاں کے ایک دوست قینچی سے دوسرے اخباروں کے مضمون کاٹ رہے تھے۔ انگریزی اخباروں کے دفتروں میں دیگر اخبارات کے مضمون عموماً قینچی سے کاٹے جاتے ہیں۔ یہ دیکھکر حجام نے اوڈیٹر صاحب سے کہا کہ مجھے یہاں نوکری دلا دیجیے۔ ایڈیٹر۔ کیا تم ایڈیٹر کا کام کر سکتے ہو حجام کیوں نہیں میں دس برس سے حجامت کا کام کرتا ہوں اور آپ سے

گلدستۂ اخبار

دہلی میں طاعون کا زور بے طرح پھیل رہا ہے۔ محلوں کے محلے اور بازاروں کے بازار خالی ہو رہے ہیں دوکانیں اور مکان گلی گلی بند نظر آتے ہیں۔ جن کی صورت سے حسرت ٹپکتی ہے۔ ہزارہا لوگ شہر کے باہر باغوں اور کھلے میدانوں میں بسیرا ڈالے دن کاٹ رہے ہیں رپوٹ سے ظاہر ہے کہ ہندو بہ نسبت مسلمانوں کے کثرت سے مر رہے ہیں۔ حکیم ڈاکٹر اور عطار خوب پیسہ بٹور رہے ہیں۔ لیکن تس پر بھی کوئی نہیں جانتا کہ کل تک کون زندہ رہیگا۔ کاروبار بند ہو رہے ہیں اور لوگوں کے ناک میں دم آ رہا ہے۔ حکام کا فرض ہے کہ بیماری کے دفعہ کرنے میں کوشش کریں۔

بمبئی یونیورسٹی کے امتحانات آرٹس میں سنہ گذشتہ میں ۱۲۵ عورتیں شریک ہوئیں۔ ان میں سے ایک لیڈی ایم۔ اے کے امتحان میں پاس ہوئی بی۔ اے کے امتحان میں ۱۳ پاس ہوئیں۔ ایک عورت نے ایل۔ ایل بی۔ کا امتحان پاس کیا۔ ایل۔ ایم۔ ایس تین۔ دو اور انٹرنس کے امتحان میں ستائیس لڑکیاں پاس ہوئیں۔

امرتسر کی پولیس نے ۱۲ مارچ کو بعد دوپہر بازار جھنگیاں کے ایک مکان پر چھاپہ مارا۔ ۲۰ قمار باز گرفتار کئے گئے جو بعد میں ضمانتوں پر رہا کئے گئے ہیں۔ یہاں کی پولیس ایک عرصہ سے ان لوگوں کی گرفتاری کے درپے تھی۔ مگر ہاتھ نہیں آتے تھے۔ اُس روز مخبر نے جونہیں خبر دی کہ پولیس نے دبے پاؤں چھاپہ مارا اور سب کو گھیر لیا۔ پولیس نے عدالت میں چالان کر دیا ہے۔

یورپین تقیم برلن پایہ تخت جرمنی سے ایک بھیک مانگنے والے کی موت کی خبر بذریعہ تار موصول ہوئی ہے یہ شخص بیس سال سے مانگنے کا عادی تھا۔ لیکن جمع کرنے کا ایسا چسکا پڑ گیا تھا کہ آخر کار بھوک کی شدت سے مر گیا دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ایک بنک میں اس کے ۲۰۰ پونڈ ۱۰۹۰۵ روپیہ نقد جمع تھے۔ جو حوالے سرکار کئے گئے۔ کیونکہ اُس کا کوئی وارث نہ تھا۔

آجکل یورپین ڈاکٹر لوگ چوہے کی ذات کے درپے ہو رہے ہیں۔ ان کے خیال میں چوہا ایسا مضرت رساں دوسرا جانور تختہ زمین پر نہ ہوگا۔ ڈاکٹر براؤن فرماتے ہیں کہ اگر چوہے کی نسل نابود کی جاوے تو طاعون کا سدباب آپ سے آپ ہو جاوے لیکن گورنمنٹ ہند کے لائق ڈاکٹروں کی رائے اس کے خلاف پائی جاتی ہے اب مانیں تو کس کا کہا مانیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے

تازہ مردم شماری کے نقشہ جات سے ظاہر کہ جس وقت ماہ جون میں شاہ قیصر جارج معظم تخت نشین ہونگے۔ اس وقت اُن کی حکمرانی میں تمام دنیا کی آبادی کا ایک چہارم رعایا ہوگی۔ ایسی عظیم سلطنت اور روئے زمین پر کوئی نہیں ہے۔ ممکنت کے لحاظ سے بھی سلطنت انگلستان دنیا میں اول پایہ کی ہے جس کی برابری کرنے کا دم روس بھی نہیں بھر سکتا

کلکتہ میں مسٹر جسٹس ہرنگٹن صاحب کی عدالت سے مکجی کو ۱۴ سال قید جلاوطنی کی سزا دیگئی۔ اس شخص پر ڈلہوزی سکوئر میں بم پھینکنے کا الزام ثابت پایا گیا۔

رنگون میں آجکل چیچک کا زور سخت تباہی مچا رہا ہے باوجودیکہ ہر طرح سے اُس کی روک تھام کا علاج کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کا زور تھمنے میں نہیں آتا۔ بچوں کے علاوہ بڑی عمر کے لوگ اس کا شکار ہو رہے ہیں۔

کومیلا واقعہ بنگال میں چند روز گذرے ایک شخص مسمی نقیر پولیس کے ساتھ لڑائی کرتے ہوئے گرفتار ہوا۔ جس نے ایک سپاہی کو نشانہ بندوق سے ہلاک کر دیا تھا مجسٹریٹ کومیلا نے ملزم کو قید کی سزا دی لیکن اپیل کرنے پر ملزم ضمانت پر رہا کیا گیا بعدہ اس اپیل خارج کی گئی۔ اور عدالت نے اُس کی گرفتاری کا حکم دیا۔ لیکن ملزم نے نشانہ بندوق سے پھر ایک سپاہی ہلاک کر ڈالا۔

جہلم کی خبر ۱۲ مارچ کی شب کو دو چور نندلال بزاز کی دوکان پر چڑھ کر نقب لگا رہے تھے کہ صوبہ بل کنسٹبل جو اپنی ڈیوٹی پر تھا۔ آہٹ سنکر وہاں پہونچا اور باہمی کشمکش میں۔ اور چوروں کو للکارا۔ ایک چور خوف زدہ ہو کر بھاگ گیا۔ دوسرا چور بنجی لال ورین جس کے ہاتھ میں ایک چھری تھی برسر مقابلہ آیا۔ اسی اثنا میں احمد الدین وردی پوش سپاہی کی مدد کو آ پہونچا۔ اور باہمی کشمکش سے چھری اُس کے ہاتھ سے گر پڑی اور گرفتار کیا گیا۔ اُس کے ساتھی کی تلاش کی جاتی ہے۔

لاہور میں منشی فضل محمد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت سے ۲۰ مارچ کو تین شخصوں کو جو کسی لڑائی میں شریک تھے ۲-۳ ماہ کی سخت سزا ہوئی جس وقت منشی صاحب نے فیصلہ سنایا تو بدمعاش مسمی نصو نے برسر اجلاس حاکم عدالت کو بے نقط فحش گالیاں بکیں۔ اور آخر وقت تک اپنے دم غم میں پایا گیا۔ سنتے ہیں کہ اس پر ڈپٹی مجسٹریٹ صاحب بہادر کی عدالت سے عدالت کی ہتک کرنے اور گالیاں بکنے کے لئے ایک دوسرا مقدمہ قائم کیا گیا ہے۔

ایک مسلمان عورت برقعہ پوش معہ ایک خورد سال لڑکی کے لاہور سٹیشن سے ٹم ٹم پر سوار ہو کر بھاٹی کو جا رہی تھی۔ گرجا کے قریب ایک کنسٹبل پولیس نے ٹم ٹم والے سے کچھ تکرار لگا اس پر جھگڑا ہوا اور کنسٹبل پولیس نے ایک لاٹھی کی ضرب لگائی جو بجائے ٹم ٹم والے کے لڑکی کے جا لگی۔ جس کا سر کھل گیا۔ یہ بچہ مسٹر مشتاق حسین سب انسپکٹر پولیس سیالکوٹ کی لڑکی ہے۔ پولیس میں رپورٹ کی گئی ہے

دربار کے لئے ایک کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ گورنمنٹ ہند نے منظور کیا ہے پرونس گورنمنٹوں کا خرچ اُس کے علاوہ ہوگا۔





مسیحی زندگی

دنیا میں زندگی خاص کر دو قسم کی ہیں۔ اوّل وہ زندگی جو غیر مسیحیوں میں پائی جاتی ہے۔ دوئم وہ زندگی جو مسیحیوں میں ہے۔ لیکن اس موقعہ پر میں غیر مسیحیوں کی زندگی کا ذکر نہیں کرونگا۔ مگر میں مسیحی زندگی کا بیان کرتا ہوں۔ لیکن اس سے پہلے کہ میں مسیحی زندگی کا بیان کروں میں اس زندگی کا بانی اور سرچشمہ کا کچھ بیان کرونگا۔ جب یسوع ابھی اس دنیا میں تھا تو کس طور سے اس نے اس زندگی کو دنیا میں ظاہر کیا۔ اور کیسے لوگوں نے اس زندگی سے سیری اور آسودگی کی۔ مسیح کے سارے کام ازراہ محبّت اور ہمدردی۔ پاکیزگی کے ساتھ انجام پاتے تھے۔ اور یہ کام کہ جیسے انجیلوں میں مندرج ہیں۔ کہ اس نے کوڑھیوں کو پاک و صاف کیا۔ اندھوں کو آنکھیں دیں۔ مُردوں کو جلایا۔ بیماروں کو چنگا کیا۔ بھوکوں کو آسودہ کیا۔ اور غمزدوں کو تسلّی دی وغیرہ وغیرہ۔ ہر طور سے لوگوں نے مسیح سے فایدہ حاصل کیا۔ جو اس کے پاس آیا۔ وہ مالا مال ہو کر گیا۔ اور مسیح نے ظاہراً سب سے یہ کہا کہ میں آیا ہوں تاکہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں۔ یوحنا ۱۰ باب ۱۰ آیت پس یہی فتحیاب اور اثر کرنے والی زندگی مسیح نے اپنے شاگردوں کو بخشی۔ دیکھو متی ۱۰ باب ۸ آیت۔ کہ جب اُن کو بھیجا تو قدرت اختیار اور اثر کرنے والی زندگی دی اور فرمایا کہ منادی کرو۔ بیماروں کو چنگا کرو۔ کوڑھیوں کو پاک صاف کرو دیوں کو نکالو۔ تم نے مفت پایا اور مفت دو

پس اے ناظرین یہی زندگی وہی ہے جس سے دوسروں کو فایدہ اور آرام پہونچے۔ مسیح نے ہم کو یہ زندگی دی۔ اور اس دنیا میں رکھا ہے کہ تمام مسیحی مثل نور کے روشن ہوں۔ اور دوسروں کو روشن کریں۔ اور سارے انسانوں کی زندگی کو مزے دار بنادیں۔ اور اپنی مسیحی زندگیاں دوسروں کے لئے گذرانیں۔ سو آئیے میں آپ کو مسیحی زندگی کے چند حصے یا درجوں کی سیر کراؤں۔ پاک کلام کے پڑھنے اور مسیحی تجربوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مسیحی زندگی میں کئی درجے ہیں۔ اوّل درجہ کنواں۔ مسیحی زندگی مثل پانی کے کنوئیں کے ہے۔ جیسا یوحنا ۴ میں مسیح تھکا ماندہ ہو کر یعقوب کے کنوئیں پر بیٹھا۔ اور سامری عورت سے پانی مانگا اور مسیح نے اُس سے اس زندگی کی بابت گفتگو کی۔ کنوئیں کی قدر تو جیسا کہ ہمیں معلوم ہوتی ہے کہ کس طور سے مسافر لوگ گرمی اور تپش کے مارے کنوؤں کے پاس آکر آرام لیتے ہیں۔ اور اس کے ٹھنڈے پانی۔ اور میٹھے پانی کو پی کر آسودہ اور تازہ دم ہوتے ہیں۔ لیکن کنواں اس قدر مفید ہے تو وہ بھی محدود اور ایک جا ہے۔ اگر مسافروں کے پاس ڈول اور ڈوری نہ ہو تو وہ ان کے لئے بے فایدہ ہو۔ پس اے ناظرین اسی طرح مثل کنوئیں کے بہت سے مسیحیوں کی زندگی ہو۔ وہ جس شہر محلہ۔ گاؤں میں رہتے ہیں اُن میں وہ مسیحی زندگی تو ہے۔ وے ازخود لوگوں کو وہ میٹھا۔ اور ٹھنڈا پانی نہیں پلاتے۔ بلکہ ایک بات مسیح کی نسبت لوگوں سے نہیں بولتے ہیں لیکن غیر قوم خود ان سے پوچھتے ہیں اور سوال کرتے ہیں۔ تب تو کچھ کچھ ان سے کہتے ہیں۔ اور اُن کا اتنا ہی کہنا اندھے کو لکڑی کا سہارا ہو جاتا ہے۔ سو ایسے مسیحیوں کی زندگی محدود مثل کنوئیں کے ہے۔

دوئم درجہ سوتا۔ مسیحی زندگی مثل سوتے کے ہے جیسا یوحنا ۴ باب ۱۴ آیت میں مسیح نے سامری عورت سے کہا کہ جو کوئی اس کنوئیں سے پیئیگا وہ پیاسا ہوگا لیکن وہ پانی جو میں دونگا اگر کوئی پیئے وہ ابد تک پیاسا نہ ہوگا۔ بلکہ اس میں مثل سوتے کے ہمیشہ جاری رہیگا۔ سوتا آپ سے آپ ابلتا اور بہتا رہتا ہے کسی وقت بند نہیں ہوتا۔ سوتے کا پانی ٹھنڈا اور آسودہ اور دل کو ٹھنڈا کرنے والا ہوتا ہے۔ راہ گیروں اور چرندوں اور پرندوں کو اُس سے کیسا فایدہ ہوتا ہے۔ اور اگر آپ اس کو بند کردیں تو وہ اُسی کے پاس کسی دوسری جگہ سے پھوٹ نکلیگا۔ سو وہ پانی دینے سے کسی طور سے باز نہیں آویگا۔ پس مسیحی زندگی مثل ایک سوتے اور چشمے کے ہے۔ وہ عیسائی جس میں مسیحی زندگی ہے۔ اُس میں سے عجیب محبّت اور ہمدردی اور سچائی اور دوسروں کی بھلائی مثل سوتے کے ابلتی اور بہتی رہتی ہے۔ اگر اس کو کوئی روکو تو وہ رک نہیں سکتا ہے۔ اگر وہ ایک جگہ روکا جاوے گا۔ تو وہ دوسری جگہ کام کریگا۔ عیسائی اور غیر قوم چھوٹے بڑے سب لوگ اُس کی محبّت والی زندگی سے سیراب اور تر و تازہ ہوتے رہتے ہیں۔ اور وہ اپنے منجی کی مرضی کو بر وقت پورا کرتا جاتا ہے۔ اور یوں سب اس سے فایدہ اٹھاتے ہیں۔

سیوئم درجہ دریا۔ مسیحی زندگی مثل دریا کے ہے۔ جیسا یوحنا ۷ باب ۳۸ آیت میں مسیح نے کہا کہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے۔ اُس کے بدن سے جیسا کتاب کہتی ہے جیتے پانی کی ندیاں جاری ہونگی۔ یہ تعلیم مسیح نے عید کے وقت شہر یروشلم میں دی۔ آپ جانتے ہیں کہ دریا یا ندیاں کیسے کیسے فایدہ دیتے ہیں جس گاؤں یا شہر کے پاس دریا ہوتا ہے وہ شہر کس قدر خوبصورت اور وہاں کیسے ہریالی ہوتی ہے۔ اور انسان اور حیوان کیسے فایدے پاتے ہیں۔ اور جس ملک یا شہر میں دریا نہیں ہوتا وہاں انسان اور حیوان کیسے دکھ اٹھاتے ہیں اور ساری چیزیں گل سکتی ہیں اور کوئی خوبصورتی اور عمدگی وہاں نہیں ہوتی۔ پس مسیحی زندگی مثل ایک دریا کے ہے۔ مسیحی جس میں یہ زندگی ہے۔ جہاں وہ رہتا ہے۔ جہاں جہاں اس کا ٹھنڈا اور میٹھا ہوتا ہے۔ سارے لوگ اس سے فایدہ پاتے ہیں۔ اور ان کے لئے گویا خوشی کا وقت ہے۔ کہ ان کے بیچ میں نجات اور روح کا دریا بہتا ہے اور لوگ اس سے سیراب ہوتے ہیں۔

باقی آئندہ

سنڈے سکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے ایک روپیہ عہ

محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کیواسطے۔

قیمت ہر ایک سبق محصولڈاک علاوہ یعنے عہ کاپی فی ہفتہ تمام سال کے واسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک یہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں۔

یہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اُردو میں تیار کئے جاتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ انڈین چیلڈرن ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرست بھی چھاپی جاتی ہیں

حقیقت یہ ہے

کہ بائبل کی تعلیم کے واسطے سب سے عمدہ سبق ہیں۔ ان کا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہے۔ یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہے۔ اس لئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہے کہ تمام مشن سکولوں میں یہ سبق بطور کتب کے استعمال کئے جاویں۔ کئی ایک مشن اسکول اس کا استعمال کر رہے ہیں ہمارا مطلب ہے کہ تمام سکولوں میں ان کا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہ از حد مفید ہیں۔ جو صاحب ان کو چاہتے ہیں سو اطلاع فرماویں درخواست بہ پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی لودیانہ لکھنا چاہئے۔ سال بھر کی قیمت پیشگی یا بذریعہ وی پی کے دیویں۔

قوت کی گولیاں

دن آگئے جلد منگائیے۔

ڈاکٹر برمن کی تیار کردہ قوت کی گولیاں ۲۰ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہو چکی ہیں طاقت دینے والی مشہور ہیں تمام نقصوں میں مسکن یا شافی بطور یہ گولیاں مفید ہیں۔ ضرور یہ مسک اور خون کو طاقت دینے کا دعویٰ رکھتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے اول ہی روز میں فائدہ معلوم ہوتا ہے جس طرح ہر قوت اور شراب میں ہر طرح معلوم ہوتی ہے۔ چہرہ پر رونق اور بھوک بار بار لگتی ہے ضعیفی کی حالت دور ہو کر جسم میں دوبارہ جوش باقی ہے قیمت ۴۰ گولیوں کی شیشی دو روپیہ محصول خرچ کا ایک روپیہ محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵ر

امتحاناً نمونہ کی گولیاں بلا قیمت بھیجاتی ہیں

استعمال کے اول ہی روز سے فائدہ دکھاتی ہیں فرصت امتحان بھیجئے اگر آپ بلا قیمت دوائی کی آزمائش کرنا چاہیں تو صرف محصولڈاک کیواسطے دو پیسہ کا ٹکٹ بند لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں ہر غور عوارض کی کیفیت بھی تمام درج کریں اور پتہ لکھنے میں مقام ڈاکخانہ و ضلع لکھئے

المشتہر ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۹۰ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی۔ بی۔ بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ سنہ ۱۸۷۶ء

پرفضا محل وقوع

مستند اُستاداں

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں

شرح خرچ خوراک مع فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ہر ایک یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گروفول وکریم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے

قیمت رکشا للعہ سے ؏صہ

گروفول للعہ

مزید دریافت حال کیلئے منیجر صاحب سکول ہذا سے خط و کتابت کریں۔

پریسبیٹیرین بیوائیں اور یتیموں کا فنڈ

پریسبیٹیرین کا سب سے پرانا فنڈ ہے جس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفہ پا سکتے ہیں۔ ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے۔ اگرچہ ممبروں نے صرف ستر ہزار روپئے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپئے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپئے نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس دار دو انگریزی مینیجنگ ڈائرکٹر پادری و اتلرجے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ

ہندوستان و پنجاب عہ

غیر ممالک سے ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔

شرح اُجرت اشتہارات

تعداد اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ہے
چوتھائی کالم	صہ	ہے	للعہ
نصف کالم	ہے	للعہ	دعہ
پورا کالم	للعہ	دعہ	سعہ
پورا صفحہ	للعہ	سعہ	مار

ایک دفعہ کیلئے فی سطر دو ایک پیسہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا

خوشنویسی نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ دار ہیں

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی اڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی براونز چھپا